کیرلا ریڈر

اردو

آٹھویں جماعت

Kerala Reader

URDU

Standard

VIII

GOVERNMENT OF KERALA
DEPARTMENT OF EDUCATION

Prepared by

State Council of Educational Research and Training (SCERT), Kerala

2025

قومی ترانہ

جن گن من ادِھ نایک جیہ ہے
بھارت بھاگیہ ودھاتا
پنجاب، سندھ، گجرات، مراٹھا،
دراوڑ، اتکل، بنگا
وندھیہ، ہماچل، یمنا، گنگا،
اچھل جل دِھ ترنگا
تواشبھ نامے جاگے
تواشبھ آشش ماگے
گاہے تواجیہ گاتھا
جن گن منگل دایک جیہ ہے
بھارت بھاگیہ ودھاتا
جیہ ہے، جیہ ہے، جیہ ہے،
جیہ جیہ جیہ جیہ ہے!

عہد نامہ

ہندوستان میرا وطن ہے۔ تمام ہندوستانی میرے بھائی اور بہن ہیں۔ میں اپنے ملک سے محبت کرتا ہوں اور مجھے اس کے متنوع اور بیش بہا ورثے پر فخر ہے۔ میں ہمیشہ اس کے شایانِ شان بننے کی کوشش کروں گا۔ میں اپنے والدین، اساتذہ اور بزرگوں کا ادب کروں گا اور ہر ایک کے ساتھ خوش خلقی سے پیش آؤں گا۔ میں اپنے ملک اور لوگوں سے عقیدت کا عہد کرتا ہوں، ان کی بھلائی اور خوش حالی میں میری خوشی مضمر ہے۔

Prepared by
State Council of Educational Research and Training (SCERT)
Poojappura, Thiruvananthapuram - 12, Kerala
E-mail : scertkerala@gmail.com
©
Government of Kerala
Department of Education
2025

پیارے بچّو، خوش آمدید

آٹھویں جماعت کی درسی کتاب 'کیرلا ریڈر اردو' آپ کے سامنے ہے۔ یہ آپ کی دلچسپی کو نظر میں رکھ کر تیار کی گئی ہے، جس میں بہترین کہانیاں، خوب صورت نظمیں، آپ بیتی، ڈراما، مضمون، خاکہ، تجرباتی نوٹ اور سفرنامہ جیسے اصناف شامل ہیں۔ ان کے ذریعہ آپ دوسروں سے اردو میں گفتگو کرنے، ادب سے لطف اندوز ہونے اور تخلیقی صلاحیت حاصل کرنے کے قابل بن جائیں گے۔

آج کے ترقی یافتہ زمانے میں ہمارے اسکول ہائی ٹیک بن گئے ہیں۔ اس کے مطابق درسی کتاب اور تعلیمی عمل میں بھی چند تبدیلیاں لائی گئی ہیں۔ امید ہے کہ کیرلا کے ماحول کے مطابق تیار کی گئی یہ کتاب ایک حد تک آپ کی تعلیمی ضروریات پوری کریں گی اور اس کی مدد سے آپ اردو بولنے، پڑھنے اور لکھنے میں مہارت حاصل کر سکیں گے۔

ڈاکٹر جےئ پرکاش آر۔ کے
ڈائریکٹر
ایس۔سی۔ای۔آر۔ٹی
کیرلا

TEXT BOOK DEVELOPMENT COMMITTEE

URDU STD VIII

ADVISOR

BABU KARATHAN
Research Officer (Rtd.), SCERT, Kerala

CHAIRMAN

Dr. MOHAMED SALEEM PULSARAKATH
(Asst. Prof. of Urdu, Farook College, Kozhikode

EXPERTS

ABDU NAZIR KUYYIL
HST (Rtd.), GHSS Vazhakkad, Malappuram

P. MOHAMMED KUTTY
Sr. Lecturer (Rtd.), DIET Palakkad

Dr. SYED SAJJAD HUSAIN
Former Prof. & HoD, University of Madras

Dr. MUHAMMED AMAN A K
Asst. Prof. Dept. of Urdu, University Of Calicut

KHAIRUNNISA N P
Asst. Prof. & HoD Urdu, Sir Sayyid College Thaliparamba, Kannur

PARTICIPANTS

ABDULLA THARAYIL
GHSS Pang, Malappuram

ANEES V K
Govt. City HSS Kannur

IBRAHIM KUTTY P M
HST (Rtd.) NMHSS Thirunavaya, Malappuram

JASEENA T V
Memunda HSS Vatakara, Kozhikode

JUVAIRYA
Sir Sayyid HSS Thaliparamba, Kannur

MUBEENA P V
Govt. HSS Thalappuzha, Wayanad

MUJEEB K
Teacher Educator, Govt. TTI, Malappuram

RIJURAJ CP
Kadachira HSS, Kannur

RUKHIYA CP
HST (Rtd.) SHM GHSS Edavanna, Malappuram

SAFARATH
MMHS New Mahe, Kannur

ARTISTS

AHAMMED NIZAR E N
Graphic Designer, Omassery, Kozhikode

GIREESH PERUVAKA
GUPS Thalappuzha, Wayanad

ACADEMIC CO-ORDINATOR

Dr. A SAFEERUDEEN
Research Officer, SCERT Kerala

بھارت کا آئین

تمہید

ہَم بھارت کے عوام متانت و سنجیدگی سے عزم کرتے ہیں
بھَارت کوایک مقتدرسماج وادی غیرمذہبی عوامی جمہوریہ
بنائیں اور اس کے تمام شہریوں کے لیے حاصل کریں:

انصاف، سماجی، معاشی اور سیاسی،
آزادی خیال، اظہار، عقیدہ، دین اور عبادت،
مساوات بہ اعتبار حیثیت اور موقع،
اور ان سب میں
اخوت کو ترقی دیں جس سے فرد کی عظمت اور قوم کے
اتحاد اور سالمیت کا تیقن ہو،

اپنی آئین ساز اسمبلی میں آج چھبیس نومبر، 1949ء کو یہ
آئین ذریعہ ہذا اختیار کرتے ہیں، وضع کرتے ہیں اور اپنے
آپ پر نافذ کرتے ہیں۔

فہرست

یونٹ I دیس کی دھڑک

۱	اک نئی دنیا بنائیں	نظم	8
۲	ماتھے کا آنچل	کہانی	12
۳	شہیدِ اعظم	خاکہ	16
۴	یادوں کا پِٹارا	ڈائری	21

یونٹ II فطرت کی مہک

۵	میں کون ہوں؟	آپ بیتی	28
٦	کسانوں کا گیت	نظم	33
۷	کچھ کر دکھائیں	گفتگو	37
۸	حسین وادیاں	کہانی	41

یونٹ III زندگی کی دھنک

۹	بھوک مٹائیں	کہانی	48
۱۰	محبت کا نغمہ	نظم	53
۱۱	ملزم حاضر ہو!	ڈراما	56

یونٹ IV سفر کی جھلک

۱۲	ضرورت ایجاد کی ماں ہے	مضمون	65
۱۳	ننھا شرارہ	نظم	69
۱۴	حیدرآباد کی سیر	سفرنامہ	73
۱۵	پکّا ارادہ	تجرباتی نوٹ	78

یونٹ ۱

دیس کی دھڑک

میرے وطن کی مٹی ہے اک انمول خزانہ
یہی میری جاگیر ہے یہی میرا فسانہ

محسن نقوی

اک نئی دنیا بنائیں

ہندوستان کے لوگ آپس میں مل جل کر رہتے ہیں۔ ملک کی ترقی میں ان کا اہم رول ہوتا ہے۔ اپنے وطن میں سکون کی زندگی گزارنے کے لیے ہم کیا کیا کر سکتے ہیں؟ آئیے، وجاہت علی سندیلوی کی ایک نظم پڑھیں۔

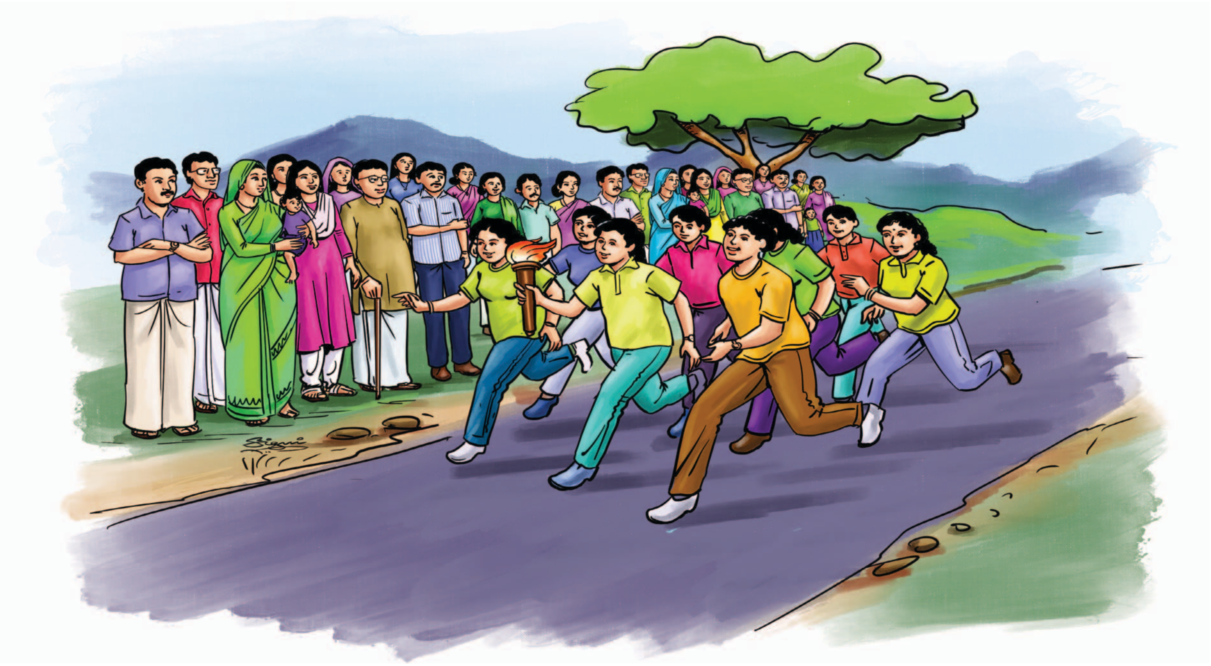

آؤ اک دنیا بنائیں ہم نئی
جس میں ہو آسودگی اور دلکشی

بھائیوں کی طرح سب مل کر رہیں
احترام اک دوسرے کا ہم کریں

نفرتوں سے پاک ہو اپنی زمیں
ہو رواداری کا مسلک ہر کہیں
صاف دل اور بے تعصّب ہوں دماغ
مہر و الفت کے جلیں ہر سو چراغ
ہم غریبی اور جہالت سے لڑیں
راستوں پر ہم ترقی کے بڑھیں
علم و حکمت کی جلا کر مشعلیں
سر کریں ہم منزلوں پر منزلیں
ہر کوئی ہو شادمان و کامراں
خوش دلی کی ہو بہارِ بے خزاں

وجاہت علیؔ سندیلوی

وجاہت علیؔ سندیلوی

وجاہت علی سندیلوی اردو کے نثرنگار اور شاعر ہیں۔ وہ ہندوستان میں اردو کے مجاہد بھی تھے۔ وجاہت صاحب یکم مارچ ۱۹۱۶ء کو بھوپال میں پیدا ہوئے۔ رقصِ تماشائی، نشاطِ غالب، پرواز وغیرہ ان کے اہم کارنامے ہیں۔

۹/ اکتوبر ۱۹۹۶ء کو لکھنؤ میں ان کا انتقال ہوا۔

تعلیمی سرگرمیاں

- وجاہت علی سندیلوی کی نظم 'اک نئی دنیا بنائیں' ترنّم سے گائیں۔
- شعر کا مطلب سمجھیے۔

آؤ اک دنیا بنائیں ہم نئی
جس میں ہو آسودگی اور دلکشی

اس شعر میں شاعر ایک نئی دنیا بنانے کی تمنّا ظاہر کرتا ہے جس میں راحت اور دلکشی کا سامان میسّر ہو۔

- شعر کو غور سے پڑھیے اور اس کا مطلب لکھیے۔

نفرتوں سے پاک ہو اپنی زمیں
ہو رواداری کا مسلک ہر کہیں

- اس نظم میں شاعر کیا بیان کرتا ہے؟ نظم کا پیغام کیا ہے؟ اپنے خیالات لکھیے۔
- نئی دنیا بنانے کے لیے ہمیں کیا کیا کرنا چاہیے؟
نظم کی روشنی میں اپنے خیالات لکھیے۔

ادیبوں کو پہچانیے۔ اشاروں کی مدد سے ان کا پروفائل تیار کیجیے۔

جان نثار اختؔر

اصلی نام	:	سید جان نثار حسین رضوی
تخلّص	:	اختؔر
پیدائش	:	۱۸/ فروری ۱۹۱۴ء
شہرت	:	شاعر، مصنّف
وفات	:	۱۹/ اگست ۱۹۷۶ء

مولانا ابوالکلام آزاد

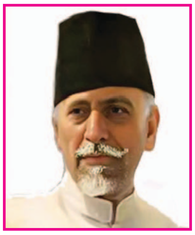

اصلی نام	:	سید غلام محی الدین احمد آزاد
پیدائش	:	مکّہ میں، ۱۱/ نومبر ۱۸۸۸ء
مشہور کتابیں	:	غبارِ خاطر، آزادی ہند
شہرت	:	صحافی، مجاہدِ آزادی، ادیب
وفات	:	دلّی میں، ۲۲/ فروری ۱۹۵۸ء

نظم 'اک نئی دنیا بنائیں' آپ نے پڑھی ہے نا؟ اشاروں کی مدد سے اس موضوع پر اشعار لکھنے کی کوشش کریں۔

اشارے: محبت، عزّت، محنت، صحت.....

بنائیں گے، مٹائیں گے، جلائیں گے، ملائیں گے.....

دیگر سرگرمی

حبِّ وطن کے بارے میں بہت سی نظمیں ہیں۔
ایسی نظمیں جمع کرکے کلاس میں ترنّم کے ساتھ پیش کریں۔

ماتھے کا آنچل

سماج کی بھلائی میں عورتوں کا اہم رول رہا ہے۔ جنگِ آزادی میں بھی انھوں نے بڑھ چڑھ کر حصّہ لیا ہے۔ آئیے، ایک بہادر خاتون کی کہانی سنیں۔

صبح کا وقت تھا۔سورج کی کرنیں چاروں طرف پھیلنے لگیں۔ دیمتی رسوئی کے کام میں مصروف تھی۔ اس نے ناشتہ دسترخوان پر رکھا اور آواز لگائی۔ ابّا جان! ناشتہ تیار ہے۔ آئیے، ناشتہ کریں۔ ہاں بیٹی میں ابھی آیا، کُرتا پہنتے ہوئے کمار نے جواب دیا۔

''آج آپ صبح سویرے کہاں جارہے ہیں ابّا جان؟'' دیمتی نے حیرت سے پوچھا۔

''آج گاؤں میں جلسہ ہونے والا ہے بیٹی! کیا تم نے پوسٹر نہیں دیکھا؟''

”ہاں ہاں، دیکھا ہے۔ جلسے کے بارے میں تو میں اچھی طرح جانتی ہوں، لیکن ڈاکٹر نے آپ کو آرام کرنے کے لیے کہا ہے۔“

”فکر مت کرو بیٹی، میں اکیلا نہیں ہوں۔ یہ گاؤں کے لوگ بھی میرے ساتھ ہیں۔“

ابّا جان نے دیمتی کو تسلّی دیتے ہوئے کہا۔

دیمتی خاموش ہوگئی۔ دونوں نے ناشتہ کیا۔ دیمتی ابّاجان کو دوا دے کر کھیت کی طرف چلی گئی۔

آج فصل کی کٹائی کا دن تھا۔ یہ دن دیمتی اور اس کی سہیلیوں کے لیے ایک تہوار جیسا تھا۔ دیمتی اپنی سہیلیوں کے ساتھ فصل کی کٹائی میں مصروف تھی کہ اچانک اس کا پڑوسی شیام دوڑتا ہوا آیا اور چیختا ہوا بولا ”دیدی، دیدی! وہ لوگ کمار چاچا پر حملہ کر رہے ہیں اور ہمارے گھروں کو آگ لگا رہے ہیں۔“

انگریزی حکومت کا زمانہ تھا۔ حکومت کی باتوں کا انکار کرنے والوں پر پولیس نے کارروائی شروع کر دی تھی۔ بہت سے گاؤں تباہ کر دیے گئے، گھر جلا دیے گئے اور اناج لوٹ لیے گئے۔ دیمتی اپنی سہیلیوں کے ساتھ کھیت کا کام چھوڑ کر گاؤں کی طرف دوڑی۔ کمار چاچا زمین پر گرے تھے اور ان کے جسم سے خون بہہ رہا تھا۔ ان کے پیر میں گولی لگی تھی۔

”تم لوگوں نے یہ کیا کیا؟ ہٹ جاؤ یہاں سے...“

دیمتی بے قابو ہو گئی اور بندوق بردار افسر پر اس نے حملہ کر دیا۔

دیمتی نے جیسے ہی اُس افسر پر حملہ کیا، باقی عورتوں نے بھی انگریزوں کو لاٹھیوں سے مارنا شروع کر دیا اور انھیں دور سڑک کے کنارے تک بھگا دیا۔ انگریز پولیس اتنے حیران تھے کہ کچھ بھی نہ کر پائے وہ بھاگتے ہی چلے گئے۔۔۔

تعلیمی سرگرمیاں

کہانی 'ماتھے کا آنچل' غور سے پڑھیے اور سوالوں کے جواب لکھیے۔

- ❖ پولیس والوں کے حملے کے بعد کمار چاچا کی حالت کیسی تھی؟
- ❖ دیمتی اپنی سہیلیوں کے ساتھ کھیت کا کام چھوڑ کر گاؤں کی طرف کیوں دوڑی؟
- ❖ کمار چاچا کی حالت دیکھ کر دیمتی نے پولیس والوں کے ساتھ کیا کیا؟

ہندوستان کی جنگِ آزادی میں بہت سے خواتین حصّہ لی تھیں۔ آج کل بھی سماج میں خواتین ہر مرحلے میں آگے بڑھ رہی ہیں۔ ایسے چند خواتین کے نام لکھیے۔

پسندیدہ ایک کے بارے میں نوٹ تیار کیجیے۔

مکالمے غور سے پڑھیے اور مناسب کرداروں کے نام چن کر لکھیے۔

تم لوگوں نے یہ کیا کیا؟ ہٹ جاؤ یہاں سے۔۔۔

دیمتی

میں اکیلا نہیں ہوں۔ یہ گاؤں والے سب میرے ساتھ ہیں۔

....

ناشتہ تیار ہے۔ آئیے، ہم ناشتہ کریں۔

....

کہانی 'ماتھے کا آنچل' میں کئی کردار ہیں۔

آپ کا پسندیدہ کردار کون ہے؟ اشاروں کی مدد سے کردار کے بارے میں نوٹ لکھیے۔

کردار کی خصوصیات

کہانی میں کردار کا رول

میرا پسندیدہ کردار

پسند ہونے کی وجوہات

کردار کے بارے میں آپ کی رائے

- انگریز پولیس اتنے حیران تھے کہ کچھ بھی نہ کر پائے وہ بھاگتے ہی چلے گئے۔۔۔ اس کہانی کو آگے بڑھائیں۔

دیگر سرگرمیاں

- انٹرنیٹ اور گوشہء مطالعہ سے خواتین کی بہادری سے متعلق کہانیاں جمع کر کے کلاس میں پیش کیجیے۔
- کہانی 'ماتھے کا آنچل' غور سے پڑھیے۔ گروہ میں چرچا کر کے پسندیدہ حصّہ چن لیجیے اور اسکٹ تیار کر کے کلاس میں پیش کیجیے۔

اسکٹ تیار کرتے وقت ان باتوں کا لحاظ رکھیں:
پسندیدہ حصّہ کا انتخاب، مناسب کردار، مکالمے کی تیاری، اسٹیج کی تیاری، اداکاری

شہیدِ اعظم

دیس کی آزادی کے لیے کئی بہادر نوجوانوں نے اپنی جانیں قربان کی ہیں۔ یہ سب نوجوان حبِّ وطن کے جذبے سے سرشار تھے۔ وہ ہمیشہ اپنے دیس کی آزادی کے لیے جدوجہد کرتے رہے۔ آئیے، ہندوستان کے ایک انقلابی رہنما بھگت سنگھ کا خاکہ پڑھیں۔

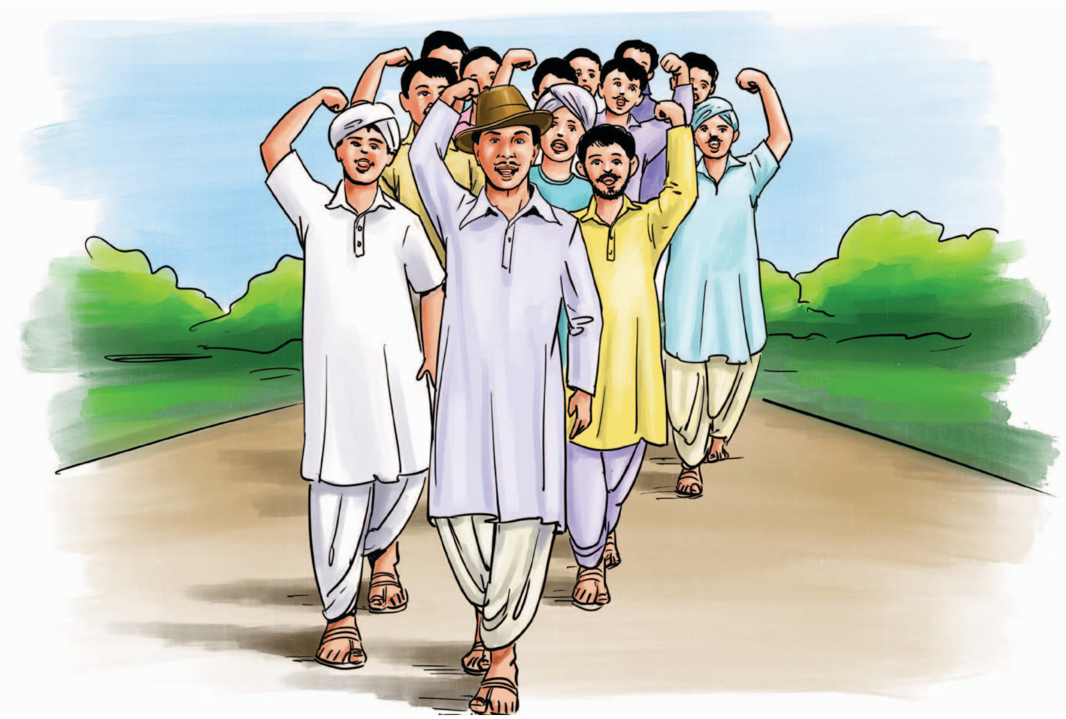

۲۳؍ مارچ ۱۹۳۱ء شام کا وقت تھا۔ سورج غروب ہو رہا تھا۔ بھگت سنگھ، راج گرو اور سُکھ دیو پھانسی کے پھندے کی طرف بڑھتے ہوئے یہ گیت گا رہے تھے۔

دل سے نکلے گی نہ مر کر بھی وطن کی الفت
میری مٹی سے بھی خوشبوئے وفا آئے گی

پھانسی کا پھندا گلے میں ڈالتے ہی انھوں نے حسرؔت موہانی کا نعرہ 'انقلاب زندہ باد' لگایا اور ہنستے ہنستے وطن کے لیے شہید ہو گئے جس کے بعد ان کی یہ قربانی ہمیشہ کے لیے امر ہو گئی۔

بھگت سنگھ کی زندگی میں ایک اہم واقعہ پیش آیا۔ سائمن کمیشن کے خلاف ایک زبردست جلوس نکلا جس میں مجاہدِ آزادی لالہ لاجپت رائے تھے۔ اس جلوس پر انگریزی پولیس نے بڑی بے دردی سے لاٹھیاں برسائیں۔ لالہ لاجپت رائے بری طرح زخمی ہو گئے اور کچھ عرصے کے بعد ہی ان کی موت ہو گئی۔

بھگت سنگھ اور ان کے انقلابی ساتھی اس واقعے کے بعد اور زیادہ منظّم ہو گئے۔ انھوں نے انگریزوں کو اینٹ کا جواب پتھر سے دینے کی ٹھان لی۔ ۸/ اپریل ۱۹۲۹ء کو انھوں نے سنٹرل اسمبلی ہال میں 'انقلاب زندہ باد' کا نعرہ لگایا اور ایسی پرچیاں ہوا میں پھینکیں، جن میں انگریزوں کے ظلم کی داستان بیان کی گئی تھی۔ اسمبلی کے جس مقام پر بم پھینکے گئے، وہ خالی تھا۔اصل میں

وہ کسی کو مارنا نہیں بلکہ دھماکا کرنا چاہتے تھے۔ ان کا مقصد انگریزوں کے ظلم کے خلاف اپنے غصّے کا اظہار کرنا تھا۔ اس کے باوجود انگریزوں نے ان پر مقدّمہ چلایا۔

بھگت سنگھ پنجاب کے لائل پور ضلع میں ۲۸/ ستمبر ۱۹۰۷ء کو پیدا ہوئے۔ان کے والد کِشن سنگھ اور چچا آزادی کی جنگ میں شامل تھے۔ بھگت سنگھ کے انقلابی دوستوں میں رام پرساد بسمل، اشفاق اللہ خان، چندر شیکھر آزاد، سُکھ دیو اور راج گرو کے نام سب سے اہم ہیں۔بھگت سنگھ اور ان کے ساتھیوں نے تحریکِ آزادی میں نئی روح پھونک دی۔ ہر ایک ہندوستانی کے دل میں شہیدِ اعظم کے نام سے وہ ہمیشہ زندہ رہیں گے۔

تعلیمی سرگرمیاں

سبق 'شہیدِ اعظم' غور سے پڑھیے اور سوالوں کے جواب لکھیے۔

- لالہ لاجپت رائے کس طرح زخمی ہوئے؟
- بھگت سنگھ اور ان کے ساتھیوں نے سنٹرل اسمبلی ہال میں بم کیوں پھینکا؟

تصویر دیکھیے۔

لالہ لاجپت رائے

محمد عبدالرّحمان صاحب

کپتان لکشمی

ہندوستان کے مجاہدینِ آزادی کا البم تیار کیجیے۔ پسندیدہ مجاہدِ آزادی کے بارے میں معلومات حاصل کرکے نوٹ تیار کیجیے۔

'انقلاب زندہ باد' اردو کا ایک مشہور نعرہ ہے جو کہ آزادی کی لڑائی میں گونج اٹھا تھا۔
حبِّ وطن کا جذبہ پیدا کرنے والے چند نعرے جمع کیجیے۔

جیسے : جینا اور مرنا وطن کے لیے

اشاروں کی مدد سے اپنے دوست کے بارے میں معلومات حاصل کر کے ایک نوٹ تیار کیجیے اور اس کی مدد سے ریلس (Reels) تیار کیجیے۔

دوست کا نام	
گھر کا پتہ	
ابّا کا نام	
امّی کا نام	
پیدائش	
شوق	
خصوصیات	

عبارت غور سے پڑھیے اور مادری زبان میں ترجمہ کیجیے۔

۲۳/ مارچ ۱۹۳۱ء شام کا وقت تھا۔ سورج غروب ہو رہا تھا۔ بھگت سنگھ، راج گرو اور سُکھ دیو پھانسی کے پھندے کی طرف گیت گاتے ہوئے بڑھ رہے تھے۔
پھانسی کا پھندا گلے میں ڈالتے ہی انھوں نے حسرؔت موہانی کا نعرہ 'انقلاب زندہ باد' لگایا اور ہنستے ہنستے وطن کے لیے شہید ہو گئے جس کے بعد ان کی یہ قربانی ہمیشہ کے لیے امر ہو گئی۔

پڑھیں اور سمجھیں

ارجن گانا گا رہا ہے۔	ارجن گانا گا رہا تھا۔
رانی ناچ رہی ہے۔	رانی ناچ رہی تھی۔
ان کے دونوں ساتھی بھی گانا گا رہے ہیں۔	ان کے دونوں ساتھی بھی گانا گا رہے تھے۔
رانی لکشمی بائی اور ان کے ساتھی آزادی کے لیے کوشش کر رہی ہیں۔	رانی لکشمی بائی اور ان کے ساتھی آزادی کے لیے کوشش کر رہی تھیں۔

عبارت غور سے پڑھیے۔ اشاروں کی مدد سے سوالات تیار کیجیے۔

بھگت سنگھ پنجاب کے لائل پور ضلع میں ۲۸/ ستمبر ۱۹۰۷ء کو پیدا ہوئے۔ ان کے والد کشن سنگھ اور چچا آزادی کی جنگ میں شامل تھے۔ بھگت سنگھ کے انقلابی دوستوں میں رام پرساد بسمل، اشفاق اللہ خاں، چندر شیکھر آزاد، سُکھ دیو اور راج گرو کے نام سب سے اہم ہیں۔ بھگت سنگھ اور ان کے ساتھیوں نے تحریکِ آزادی میں نئی روح پھونک دی۔ ہر ایک ہندوستانی کے دل میں شہیدِ اعظم کے نام سے وہ ہمیشہ زندہ رہیں گے۔

(اشارے : کون، کہاں، کون کون، کب، کیوں)

یادوں کا پِٹارا

انسانی زندگی میں گزرے ہوئے لمحات بڑی اہمیت رکھتے ہیں۔ ان لمحات کو یاد کر کے انسان خوشی بھی محسوس کرتا ہے اور فخر بھی۔ ان یادوں کو جب کوئی شخص تحریر میں لاتا ہے تو اسے ڈائری نوٹ کہتے ہیں۔ آئیے، آج ہم یومِ آزادی سے متعلق کِرن بابو کا ڈائری نوٹ پڑھیں۔

سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا
ہم بلبلیں ہیں اس کی یہ گلستاں ہمارا

۱۵؍ اگست ۲۰۲۴ء جمعرات

آج کا دن میری زندگی کا سب سے خوش گوار دن تھا۔ اسکول میں یومِ آزادی کی تقریب بڑے جوش و خروش سے منائی گئی۔ صبح سویرے اٹھ کر میں نے یونی فارم پہنا اور اسکول جانے کے لیے تیار ہوا۔ جگہ جگہ لہراتا ہوا ترنگا جھنڈا دیکھ کر میرا دل باغ باغ ہو گیا۔

اسکول کا ماحول بہت پُرجوش تھا۔ ہر طرف ترنگے جھنڈے نظر آ رہے تھے۔ ٹھیک آٹھ بجے ہم سب بچّے میدان میں جمع ہوگئے۔ پرنسپل صاحب نے ترنگا جھنڈا لہرایا اور سب بچّے مل کر ایک ساتھ گانے لگے۔

جھنڈا اونچا رہے ہمارا
وجئی وشوا ترنگا پیارا

یہ قومی گیت گاتے ہوئے میرے دل میں فخر اور ایک عجیب سی خوشی محسوس ہوئی۔ دس بجے کلچرل پروگرام شروع ہوا۔ ہم سب نے مختلف زبانوں کے گیت گائے اور آزادی کی کہانیاں سنیں۔

میں نے اپنے دوستوں کے ساتھ مل کر ایک ڈراما پیش کیا۔جس میں ہم نے مہاتما گاندھی، بھگت سنگھ اور سبھاش چندر بوس جیسے عظیم رہنماؤں کو یاد کیا۔ ڈراما کرتے وقت مجھے احساس ہوا کہ آزادی کتنی بڑی نعمت ہے اور ہمارے بزرگوں نے اس کے لیے کیسی کیسی قربانیاں دیں۔

آج مجھے اپنے ملک سے محبت اور اس کی حفاظت کی اہمیت کا احساس ہوا۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ اپنے وطن کی بھلائی کے لیے کوشش کروں گا۔

تعلیمی سرگرمیاں

ڈائری نوٹ غور سے پڑھیے اور سوالوں کے جواب لکھیے۔

- بچّے کا دل باغ باغ ہو گیا۔ کیوں ؟
- ڈراما کرتے وقت بچّے نے کیا محسوس کیا؟

کِرن بابو کہتا ہے کہ ”آج مجھے اپنے ملک سے محبت اور اس کی حفاظت کی اہمیت کا احساس ہوا۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ اپنے وطن کی بھلائی کے لیے کوشش کروں گا۔“ وطن کی بھلائی کے لیے ہم کیا کر سکتے ہیں؟ اپنے خیالات پیش کیجیے۔

یومِ آزادی کے دن آپ کے اسکول میں کئی پروگرام منعقد ہوتے ہوں گے۔ اپنے پسندیدہ پروگرام کا ایک پوسٹر تیار کیجیے۔

پوسٹر تیار کرتے وقت ان باتوں کا لحاظ رکھیں:
عنوان، جگہ، وقت، مہمانِ خصوصی، صدارت، افتتاح

ہماری زندگی میں کئی واقعات یا تجربات ایسے ہوتے ہیں جو ہم بھول نہیں سکتے۔ کسی ایک خاص دن کا تجربہ بیان کرتے ہوئے ایک ڈائری نوٹ تیار کیجیے۔

نیچے دیے گئے سوالوں کے جواب لکھ کر معمہ پورا کیجیے۔

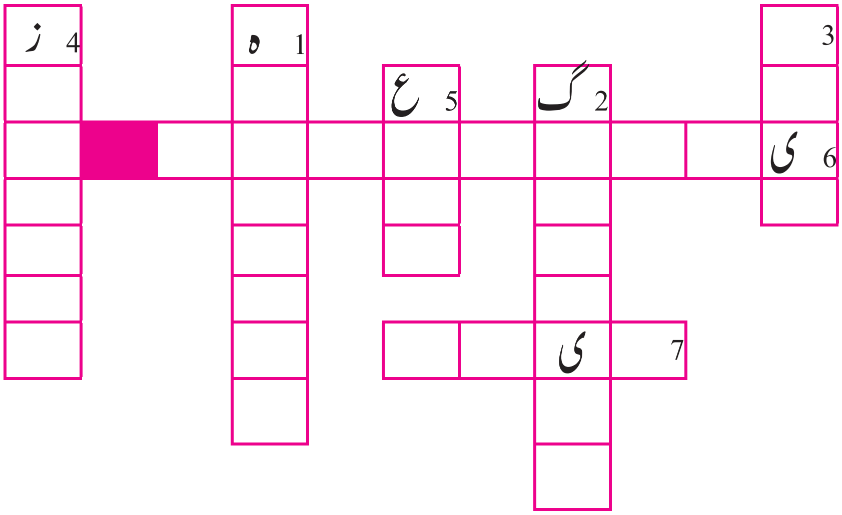

❖ اوپر سے نیچے

۱۔ ہمارے وطن کا نام کیا ہے؟

۲۔ ہمارے بابائے قوم کون ہے؟

۳۔ قومی جھنڈے کے بیچ کا رنگ کیا ہے؟

۴۔ قومی جھنڈے کے اوپر کا رنگ کیا ہے؟

۵۔ قومی جھنڈا ہماری ...... کا نشان ہے۔

❖ دائیں سے بائیں

۶۔ ۱۵ اگست کے دن کیا منایا جاتا ہے؟

۷۔ اشوک چکر کا رنگ کیا ہے؟

فرہنگ

succeed (to victory)	വിജയിക്കുക	سر کرنا
prosperity	അഭിവൃദ്ധി	آسودگی
respect	ബഹുമാനം	احترام
free	പരിശുദ്ധമായ	پاک
tolerance	സഹിഷ്ണുത	رواداری
rule of conduct	നേർവഴി	مسلک
unbiased, without prejudice	നിഷ്പക്ഷത	بے تعصب
love	സ്നേഹം	مہروالفت
ignorance	അറിവില്ലായ്മ	جہالت
baton	ദീപശിഖ	مشعل
joyfull	സന്തോഷമുള്ളവൻ	شادمان
successfull	വിജയി	کامراں
shining	നിത്യവസന്തം	بہارِ بے خزاں
to engage	മുഴുകുക	مصروف ہونا
complete	പൂർണ്ണം	مکمل
harvest	വിളവെടുപ്പ്	فصل کی کٹائی
to attack	ആക്രമിക്കുക	حملہ کرنا
action	നടപടി	کارروائی
destroy	നശിപ്പിക്കുക	تباہ کرنا
to burn, to set on fire	കത്തിക്കുക	جلانا
to rob	കൊള്ളയടിക്കുക	لوٹنا
revolutionary	വിപ്ലവകാരി	باغی

gun bearer	തോക്കുധാരി	بندوق بردار
truncheon	ലാത്തി	لاٹھی
to drive away	ആട്ടിയോടിക്കുക	بھگا دینا
sunset	സൂര്യാസ്തമയം	غروب
loudly	ഉച്ചത്തിൽ	زورزور
death rope	തൂക്കുകയർ	پھانسی کا پھندا
sacrifice	ത്യാഗം	قربان
long live the revolution	വിപ്ലവം നീണാൾ വാഴട്ടെ	انقلاب زندہ باد
loyalty	വിശ്വസ്തത	وفا
powerfull, strong	ഗംഭീരം, ശക്തമായ	زبردست
injured	പരിക്കേറ്റ	زخمی
to organize	സംഘടിപ്പിക്കുക	منظم کرنا
injustice, violence	അനീതി, അക്രമം	ظلم
intention	ലക്ഷ്യം	مقصد
to express	പ്രകടിപ്പിക്കുക	اظہار کرنا
vitalized	പുതുജീവൻ നൽകുക	روح پھونک دینا
passionate	ആവേശം	جوش وخروش
rejoice greatly	വളരെയധികം സന്തോഷിക്കുക	باغ باغ ہونا
remembrance	ഓർമച്ചെപ്പ്	یادوں کاپِٹارا

یونٹ ۲

فطرت کی مہک

رنگ ہو یا خوشبو، سب فطرت کی باتیں ہیں
یہ زمیں، یہ آسماں، سب قدرت کی سوغاتیں ہیں

امیرؔ مینائی

میں کون ہوں؟

پیارے بچّو! کئی دنوں سے میں سوچ رہی ہوں کہ تم سے بات کروں۔
لیکن کیا تم جانتے ہو کہ میں کون ہوں؟ نہیں جانتے؟ رکو! میں بتاتی ہوں۔

میں نارنگی کی طرح گول ہوں۔ اپنے آپ گھومتی ہوں۔ میرے آدھے جسم پر اجالا اور آدھے پر اندھیرا رہتا ہے۔

کروڑوں سال کی میری عمر ہے۔ میری گود میں بڑے بڑے پہاڑ، گہرے سمندر، میٹھے

پانی کے چشمے، گھنے جنگل، لہلہاتے کھیت، جھر جھر کرتے آبشار وغیرہ موجود ہیں۔ میرے پیٹ میں دھاتوں کے خزانے اور دامن میں کئی قسم کے پرندے اور جانور آباد ہیں۔

اب تم نے شاید مجھے پہچان لیا ہوگا۔ ہاں! میں زمین ہوں۔

آؤ، میں تم کو کچھ سنانا چاہتی ہوں۔ اپنے دل کا حال بیان کرنا چاہتی ہوں۔

ترقی کے واسطے میری صورت اور میرے جسم کی شکل بدل رہا ہے۔

جنگلات اور پہاڑ جو میرے زیورات ہیں، انسان انھیں برباد کر رہا ہے۔ میرے قدرتی حسن کو تباہ کر رہا ہے۔

کائنات میں میری طرح اور بھی سیّارے ہیں۔ مگر قدرت نے مجھے آب و ہوا جیسی نعمت بخشی ہے۔

تم کو یہ معلوم ہوگا کہ زندگی کے لیے ہوا کتنی ضروری ہے، لیکن انسان جس ڈال پر بیٹھا ہے اسی ڈال کو کاٹ رہا ہے یعنی ہوا میں زہر گھول رہا ہے اور آب و ہوا کو آلودہ کر رہا ہے۔

بچّو! تم کو یہ بھی معلوم ہوگا کہ تاج محل اور چار مینار جیسی خوب صورت عمارتیں بھی آلودگی کی وجہ سے اپنی چمک دمک کھونے لگی ہیں۔

ہاں! ایک اور راز کی بات تمھیں بتانا ہی بھول گئی کہ سورج کی کچھ کرنیں انسانی زندگی کے لیے نقصان دہ ہوتی ہیں۔ ان کرنوں سے بچانے کے لیے اوزون غلاف ہماری مدد کرتا ہے۔ لیکن فضائی آلودگی کی وجہ سے اوزون غلاف تباہ ہو رہا ہے۔ اسی لیے میں پریشان ہوں کہ کہیں میری

زندگی بھی خطرے میں نہ پڑ جائے۔ میں بھی دوسرے سیّاروں کی طرح ویران اور بے جان نہ ہو جاؤں۔ یہ پریشانیاں صرف میری ہی نہیں بلکہ تمھاری بھی ہیں۔

بچّو! اگر تم چاہتے ہو کہ میں آباد رہوں، تو تمھیں میری نصیحت پر عمل کرنا ہوگا۔ تمھیں جنگلات کی کٹائی کو روکنا ہوگا۔ پرندوں اور جانوروں کی حفاظت کرنی ہوگی۔ اپنا ماحول ہرا بھرا اور صاف ستھرا رکھنا ہوگا۔ پیڑ پودے لگانے ہوں گے، جس سے کہ ماحول آلودہ ہونے سے بچ سکے اور تم میری گود میں ہنستے کھیلتے خوش گوار زندگی گزار سکو۔

بس تم سے میری یہی التجا ہے۔

تعلیمی سرگرمیاں

- آپ بیتی 'میں کون ہوں؟' غور سے پڑھیے اور سوالوں کے جواب لکھیے۔
  - ❖ فضائی آلودگی کی وجہ سے اوزون غلاف تباہ ہو رہا ہے۔ اس لیے میں پریشان ہوں کہ کہیں میری زندگی بھی خطرے میں نہ پڑ جائے۔ زمین ایسا کیوں کہتی ہے؟
  - ❖ زمین کی حفاظت ہم کیسے کر سکتے ہیں؟
- آج زمین خطرے میں ہے۔ اس کی وجوہات کیا ہیں؟ اپنے خیالات لکھیے۔
- زمین کہہ رہی کہ آج میں خطرے میں ہوں۔ زمین کو خطرے سے بچانے کے لیے ہم کیا کر سکتے ہیں؟ ایک نوٹ لکھیے۔
- پڑھیے پہچانیے

میں زمین ہوں۔	تم چاند ہو۔
میں گھومتی ہوں۔	تم گھومتے ہو۔
میں انورہوں۔	تم گوپال ہو۔
میں کھیلتا ہوں	تم کھیلتے ہو۔

- "میں نارنگی کی طرح گول ہوں۔ اپنے آپ گھومتی ہوں ۔میرے آدھے جسم پر اجالا اور آدھے جسم پر اندھیرا ہے۔"

  زمین کی آپ بیتی آپ نے پڑھی ہےنا؟ اسی طرح پسندیدہ موضوع پرآپ بیتی تیار کیجیے۔

  جیسے : ندی، پیڑ، پہاڑ

آپ بیتی تیار کرتے وقت ان باتوں کا لحاظ رکھنا چاہیے۔

ذاتی تجربات، طرزِ زبان' جذباتی بیان، دلکش انداز، جدّت، ترتیب، مناسب زبان

ہر سال ماحولیات کے دن نیچر کلب کے ماتحت مختلف پیڑ پودے لگائے جاتے ہیں۔
آپ نے اپنی زندگی میں کتنے پیڑ پودے لگائے ہوں گے؟ زمین کی حفاظت کے لیے ہم کیا کیا کر سکتے ہیں؟ نوٹ لکھیے۔

پوسٹر غور سے پڑھیے۔

آپ کے اسکول میں یومِ مطالعہ دھوم دھام سے منایا جانے والا ہے۔
ہیڈماسٹر کی صدارت میں صدرِ پنچایت پروگرام کا افتتاح کریں گے۔
اشاروں کی مدد سے اس پروگرام کے لیے ایک پوسٹر تیار کیجیے۔

اشارے : عنوان، تاریخ، وقت، مقام ، افتتاح، مہمانِ خصوصی

انسان فطرت اور ماحول کو برباد کر رہے ہیں۔ فطرت کو بچانا اور آئندہ نسلوں کے لیے اسے برقرار رکھنا ہمارا فرض ہے۔
بچّو، فطرت اور ماحول کی حفاظت پر ایک تقریر پیش کیجیے۔

کسانوں کا گیت

کسان صرف اپنے لیے ہی نہیں بلکہ ساری دنیا کے لیے کام کرتے ہیں۔ ملک کی بھلائی اور بہبودی ان کی محنت کا نتیجہ ہے۔ آؤ! ہم مل جل کر کسانوں کی خوشی کا یہ گیت گائیں۔

یہ دھرتی یہ جیون ساگر یہ سنسار ہمارا ہے

امرت بادل بن کے اٹھے ہیں پربت سے ٹکرائیں گے

کھیتوں کی ہریالی بن کر چھب اپنی دکھلائیں گے

دنیا کا دکھ سکھ اپنا کر دنیا پر چھا جائیں گے

ذرہ ذرہ اس دنیا کا آج گگن کا تارا ہے

یہ دھرتی یہ جیون ساگر یہ سنسار ہمارا ہے

دکھ کے بندھن کٹ جائیں گے سکھ کا سندیسہ آئے گا

مٹی اب سونا اگلے گی بادل ہن برسائے گا

محنت پر ہے جس کا بھروسہ محنت کا پھل پائے گا

اپنے ہی کس بل کا سمندر وقت کا بہتا دھارا ہے

یہ دھرتی یہ جیون ساگر یہ سنسار ہمارا ہے

مسعود اختر جمالؔ

مسعود اختر جمالؔ

یہ گیت مسعود اختر جمال کا ہے۔ ان کا اصلی نام عبدالحمید تھا۔ ۱۹۱۵ء میں اتر پردیش کے شہر بنارس میں پیدا ہوئے۔ انھوں نے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے تعلیم حاصل کی۔ مجاز، جان نثار اختر، کیفی اعظمی وغیرہ ان کے ہم عصر تھے۔ وہ ایک ترقی پسند ادیب، صحافی اور شاعر بھی تھے۔ ۱۹۸۱ء میں ان کا انتقال ہوا۔

تعلیمی سرگرمیاں

- نظم 'کسانوں کا گیت' ترنّم کے ساتھ پڑھیں۔
- شعر پڑھ کر مطلب سمجھیے۔

امرت بادل بن کے اٹھے ہیں پربت سے ٹکرائیں گے
کھیتوں کی ہریالی بن کر چھب اپنی دکھلائیں گے

اس شعر میں شاعر نے فطرت کے حسین نظارے کا ذکر کیا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ امرت یعنی پانی جب بادل بن کر برسنے لگتا ہے تو اس سے کھیت ہرے بھرے ہو جاتے ہیں اور یہ ہرے بھرے کھیت دیکھنے میں دلکش اور شاندار لگتے ہیں۔

- شعر غور سے پڑھیے۔

محنت پر ہے جس کا بھروسہ محنت کا پھل پائے گا
اپنے ہی کس بل کا سمندر وقت کا بہتا دھارا ہے

اس شعر میں شاعر کسان کی محنت کی اہمیت کے بارے میں بیان کرتا ہے۔
شعر کا مطلب لکھیے۔

- اشعار غور سے پڑھیے۔ اسی طرح آپ بھی چند اشعار لکھنے کی کوشش کیجیے۔

جگنو تتلی پھول ستارے   ہم بچّے ہیں آنکھ کے تارے
سورج چاند اور گگن ہمارے   ہم ہیں اس جگ کے اُجیارے

- کسانوں کا گیت آپ نے پڑھا ہے نا؟ اس میں شاعر ہمیں کیا پیغام دینا چاہتا ہے؟
نظم کا مرکزی خیال اپنے الفاظ میں لکھیے۔

کھیتی باڑی سے متعلق کہاوتیں پڑھیں اور سمجھیں۔

کہاوتیں	معنی
جو بوئے گا وہی کاٹے گا	جیسا کام کرے گا اس کا پھل ویسا ہی ملے گا۔
کسان کی محنت زمین کا سونا	محنت سے ہی کامیابی حاصل ہوتا ہے۔
جیسی زمین ویسی فصل	اپنی محنت جیسی ہو پھل بھی ویسا ملتا ہے۔

کھیتی باڑی سے متعلق پہیلی بوجھیے۔

بڑا سا ایک پیالہ،
جیسے کوئی کمرہ گول،
ختم نہ ہوگا اس کا پانی،
پیتے جاؤ ڈول کے ڈول۔

....

ایک پھل اوپر سے ہرا،
اندر سے سینہ لال لال،
رس سے بھرا ہے سارا،
کھانے میں لگتا پیارا پیارا۔

....

دیگر سرگرمی

کسان اور کھیتی باڑی کی اہمیت پر لکھی گئی بہت سی نظمیں ہیں۔ گوشۂ مطالعہ کی مدد سے چند نظمیں جمع کریں اور ترنّم کے ساتھ پیش کریں۔

کچھ کر دکھائیں

بابو کے گھر میں ایک بڑا مصنوعی تالاب ہے۔ یہ مچھلیوں سے بھرا ہوا ہے۔
آس پاس کے لوگ مچھلی خریدنے کے لیے ہمیشہ وہاں جایا کرتے ہیں۔
بابو کے دوست فرحان کو بھی مچھلیاں پالنے کا بہت شوق ہوا۔ ایک دن فرحان مصنوعی تالاب دیکھنے گیا۔ اس وقت بابو کے پاپا مچھلیوں کو خوراک ڈال رہے تھے۔

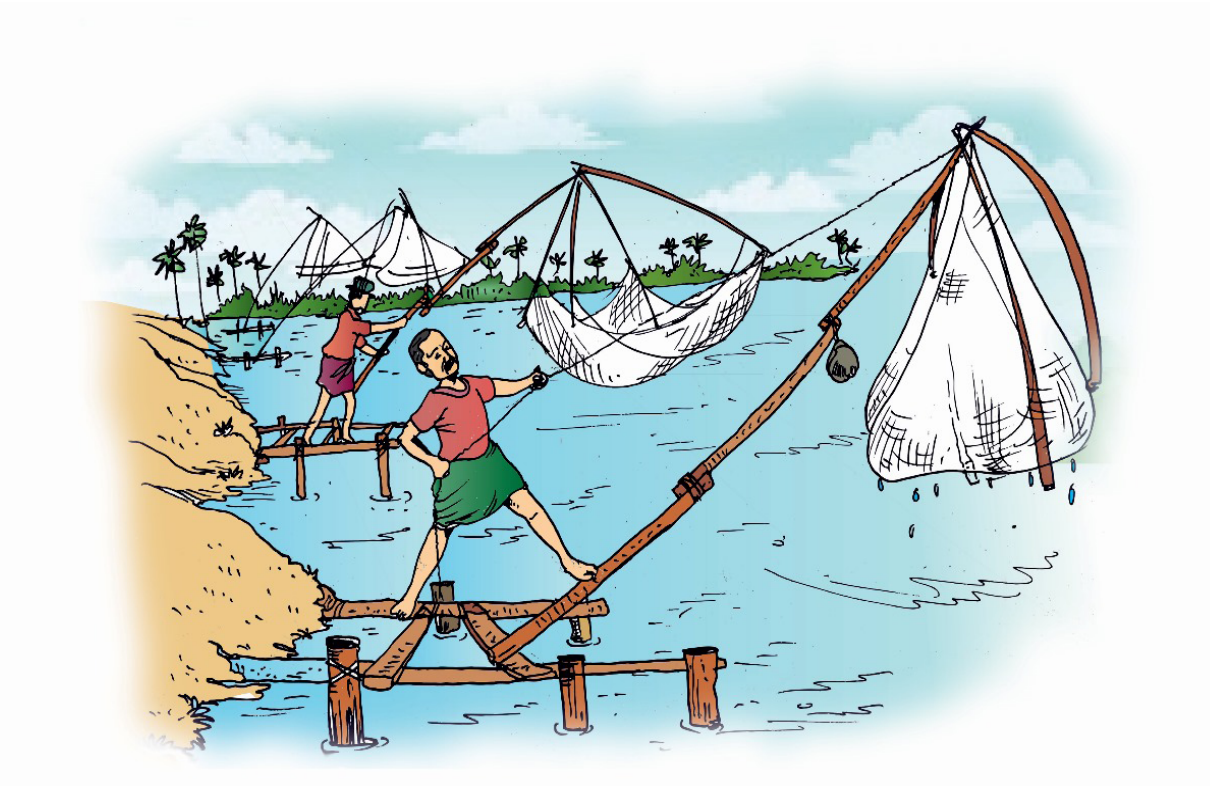

فرحان : چچا جان، آداب!

جوزف : فرحان بیٹے ! بتاؤ کیسے آنا ہوا؟

فرحان : چچا جان، میں مچھلی کی کاشت کاری دیکھنے آیا ہوں۔

جوزف : ٹھیک ہے بیٹے۔

فرحان : چچا! کیا آپ مجھے مچھلی کی کاشت کاری کے بارے میں بتائیں گے؟

جوزف : کیوں نہیں! ضرور ،آپ کیا جاننا چاہتے ہیں؟

فرحان : چچا! مچھلی کی کاشت کاری کس طرح کی جاتی ہے؟

جوزف : اس کے لیے سب سے پہلے صاف ستھرے پانی سے بھرے ایک ٹینک کی ضرورت پڑتی ہے۔

فرحان : اچھا! میرے گھر میں ایک بڑا سا ٹینک موجود ہے۔لیکن مچھلی کہاں سے لائیں گے؟

جوزف : فش فارمنگ (Fish Farming) کے لیے مچھلی کے چھوٹے بچے بازار میں ملتے ہیں۔ تم چاہو تو مجھ سے بھی لے سکتے ہو۔

فرحان : اس کے بعد کیا کرنا ہوتا ہے؟

جو زف : مچھلیوں کو پانی میں ڈالنے کے بعد ان کی خوراک پر خاص توجہ دینی ہوتی ہے۔

فرحان : چچا جان! کتنے دن کے بعد یہ فروخت کے لائق ہو جاتی ہیں؟

جو زف : تقریباً چھ سے آٹھ مہینے تک انتظار کرنا ہوگا۔

فرحان : ٹھیک ہے۔ ہم اس کی مارکیٹنگ کیسے کریں؟

جو زف : آپ انہیں اپنے پاس پڑوس کے گھروں اور مچھلی بازاروں میں بیچ سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ سوشیل میڈیا کی مدد بھی لی جا سکتی ہے۔

فرحان : چچا جان! ایک اور سوال ہے۔

جوزف : جی، پوچھو بیٹا، پوچھو۔۔۔

فرحان : اس کاشت کاری میں کیا کیا مشکلات آ سکتی ہیں؟

جوزف : واہ! بہت اچھا سوال کیا۔ موسم کی تبدیلی اور پانی کا معیار مچھلیوں کی صحت پر اثر ڈالتے ہیں۔ ان مشکلات کو دور کرنے کے طریقے سیکھ لینا چاہیے۔

فرحان : واہ! بہت خوب چچا جان، میں آپ کی باتوں پر عمل کروں گا۔

جوزف : شاباش بیٹے! کیا آپ کو معلوم ہے کہ مچھلی کی کاشت کاری کے لیے پنچایت سے مالی امداد بھی ملتی ہے؟

فرحان : ارے واہ! میں تو آج ہی پنچایت کے دفتر جا کر معلومات حاصل کروں گا۔

تعلیمی سرگرمیاں

گفتگو 'کچھ کر دکھائیں' غور سے پڑھیے اور سوالوں کے جواب لکھیے۔

- ❖ مچھلی کی کاشت کاری کے لیے کیا کیا سہولتیں ہونی چاہیے؟
- ❖ مچھلی کی کاشت کاری میں مارکیٹنگ کیسے کی جاتی ہے؟
- ❖ مچھلی کی کاشت کاری میں کیا کیا مشکلات پیش آتی ہیں؟

- گفتگو 'کچھ کر دکھائیں' آپ نے پڑھی ہے نا؟ اسے رول پلے کے ذریعے پیش کیجیے۔
- کیرلا کے ساحلی علاقوں میں بیشتر لوگ مچھیرے ہیں۔ وہ مچھلی پکڑ کر اپنی زندگی گزارتے ہیں۔ ان لوگوں کی زندگی میں کئی مسائل پیش آتے ہیں۔ وہ کیا کیا ہیں؟
معلومات حاصل کرکے ایک نوٹ تیار کیجیے۔
- آپ کے آس پاس مختلف قسم کے کاشت کار ہوں گے۔ کسی ایک کاشت کار سے ملنے کا موقع ملا تو آپ ان سے کیا کیا سوالات کریں گے؟ سوالات تیار کیجیے۔
- فرحان مچھلی کی کاشت کاری کی تیاری میں ہے۔ وہ مالی امداد کے لیے صدرِ پنچایت کے پاس گیا۔ دونوں کے درمیان ہونے والی گفتگو تیار کیجیے۔
- سمندر اور ندی میں کئی طرح کی مچھلیاں ہیں۔ آپ کتنی مچھلیوں کے نام جانتے ہیں؟ تصویر پہچان کر نام لکھیے۔ اپنی پسندیدہ مچھلی کے بارے نوٹ لکھیے۔

- پہیلی بوجھیے۔

ہاتھ نہیں ہے پاؤں نہیں ہے　　پھر بھی چلتی پھرتی ہوں
کھلی ہوا میں دَم گھٹتا ہے　　تڑپ تڑپ کر مر جاتی ہوں

بولو بولو کون ہوں میں؟

....

حسین وادیاں

فطرت خدا کی نعمت ہے جو حیاتیاتی نظام کا مرکز ہے۔ فطرت سے ہمیں کئی فائدے ہوتے ہیں۔ اس لیے آئندہ نسل تک فطرت قائم رکھنا ہماری ذمہ داری ہے۔ فطرت کا توازن بگاڑنے سے کئی مشکلات پیش آتی ہیں۔ آئیے، اس کے متعلق یہ درد بھری کہانی پڑھیں۔

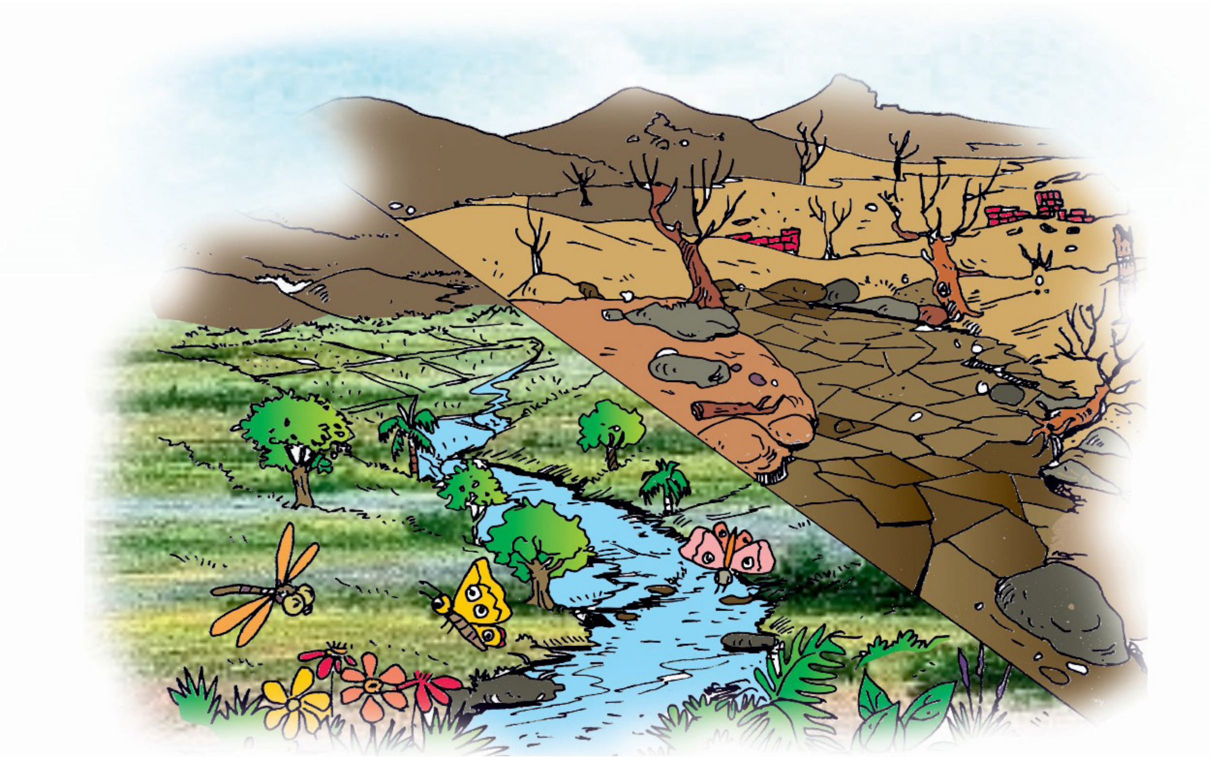

کئی ہفتوں سے مسلسل موسلادھار بارش ہو رہی تھی۔ کورا اور اس کی بیوی نیلی جھونپڑی میں بیٹھے پہاڑوں کا منظر دیکھ رہے تھے۔

"کتنا دل فریب منظر ہے!" نیلی نے کورا سے کہا۔

”ہاں نیلی۔ گھنے جنگلات، پہاڑوں کی بلندیاں، زرخیز زمین، ہرے بھرے کھیت اور ان کے بیچ سے گزرتی ہوئی نہریں انھیں اور بھی دلکش بنا رہی ہیں۔“ کورا نے جواب دیا۔

”آپ کو وہ دن یاد ہے جب ہم بھی اُن پہاڑوں میں رہا کرتے تھے؟“

نیلی نے بڑے جذباتی انداز میں کہا۔

”میں اُن دنوں کو کیسے بھول سکتا ہوں؟ مجھے تمھاری فکر نہ ہوتی تو میں کبھی ان پہاڑوں کو چھوڑکر یہاں نہ آتا“ کورا نے آہ بھرتے ہوئے کہا اور ماضی کی یادوں میں کھو گیا۔

”کس سوچ میں پڑ گئے ہو؟“ نیلی نے پوچھا۔

”کچھ نہیں نیلی! دیکھو، ایک وقت تھا جب ان ہرے بھرے جنگلوں میں صرف ہم اور ہمارے قبیلے کے لوگ رہا کرتے تھے۔ کوسوں دور تک کوئی آبادی نہ تھی۔ جنگلی جانور آزادی سے گھوما کرتے تھے۔ آج یہاں ایک بڑی آبادی بسی ہوئی ہے۔ دور دراز کے لوگ یہاں کی سرسبز و شاداب فضا کا لطف اٹھانے آتے ہیں۔“

اسی درمیاں نیلی نے دیکھا کہ ہاتھیوں کا ایک جُھنڈ وادی کی دوسری جانب جا رہا ہے۔

”آج ان ہاتھیوں کو کیا ہوگیا ہے؟“ نیلی نے حیرت سے پوچھا۔

ہاتھیوں کی اِس غیر معمولی حرکت کو دیکھ کر کورا پریشان ہوگیا۔ پچھلے کئی دنوں کی موسلادھار بارش نے پہلے ہی کورا کے دل میں ایک عجیب سی بے چینی اور خوف پیدا کر رکھی تھی۔

کورا کو رات بھر نیند نہ آئی۔ اچانک آدھی رات کو ایک ہولناک آواز نے اسے چونکا دیا۔ نیلی بھی یہ آواز سن کر جاگ اٹھی۔ آبادی کی طرف سے لوگوں کی چیخ و پکار کی آوازیں آرہی تھیں۔

صبح ہوئی تو وادی کا منظر ہی بدل چکا تھا۔ ہرے بھرے پہاڑ کا ایک حصّہ سیلاب میں بہہ گیا تھا۔

کورا دوڑتے ہوئے وادی کی طرف بڑھا۔ وہاں کا منظر دیکھ کر اس کا کلیجہ منہ کو آ گیا۔ رضاکار نوجوان ٹوٹی ہوئی عمارتوں، بڑے بڑے چٹانوں اور کیچڑ سے لت پت لوگوں کو بچانے میں لگے ہوئے تھے۔ کورا بھی ان میں شامل ہو گیا۔ اس نے دیکھا کہ ایک طرف ایک چھوٹی سی بچّی کیچڑ میں پھنسی ہوئی ہے۔ وہ کودتا پھاندتا اس کے پاس پہنچا۔

''ڈرو مت بیٹی۔ تمھیں کچھ نہیں ہوگا۔'' کورا نے بچّی کو دلاسا دیتے ہوئے کہا۔ یہ سن کر بچّی کی آنکھوں سے خوشی کی آنسو نکل پڑی۔

تعلیمی سرگرمیاں

کہانی 'حسین وادیاں' غور سے پڑھیے اور سوالوں کے جواب لکھیے۔

- کون سی چیزیں حسین وادیوں کو دلکش بناتی ہیں؟
- ہاتھیوں کی غیر معمولی حرکت دیکھ کر کورا کیوں پریشان ہو گیا؟
- "کورا دوڑتے ہوئے وادی کی طرف بڑھا۔" وہاں اس نے کیا دیکھا؟

کہانی 'حسین وادیاں' آپ نے پڑھی ہے نا؟ نیچے دیے گئے مکالموں کو غور سے پڑھیے اور بتائیے کہ یہ کس نے کہا ہے؟

"ڈرو مت بیٹی۔ تمھیں کچھ نہیں ہوگا۔"

....

"آج ان ہاتھیوں کو کیا ہوگیا ہے؟"

....

کہانی 'حسین وادیاں' میں سے آپ کے پسندیدہ کردار پر نوٹ لکھیے۔

موسلا دھار بارش کی وجہ سے پہاڑیوں میں سیلاب، زلزلہ، مٹی کی کھسک جیسی قدرتی آفتیں پیش آتی ہیں۔ موسلادھار بارش کی وجہ سے اور کیا کیا مشکلات پیش آتی ہیں؟ ایک نوٹ لکھیے۔

آپ نے جنگل دیکھا ہے نا؟ پیڑ پودوں سے بھرے ہوئے جنگل، آسمان سے باتیں کرنے والے پہاڑ، میٹھے میٹھے گیت گانے والے پرندے، بل کھاتے ہوئے ندی نالے۔۔۔
واہ! جنگل کا نظارہ کتنا خوب صورت ہے۔ جنگل کی منظر کشی کیجیے۔

اشارے : پیڑ پودے، ندی نالے، پرندے چرندے، پہاڑ

کہانی 'حسین وادیاں' آپ نے پڑھی ہے نا؟
کورا اور نیلی کے ساتھ پھر کیا ہوا ہوگا؟ اس کہانی کو آگے بڑھائیے۔

فرہنگ

to rotate	കറങ്ങുക	گھومنا
body	ശരീരം	جسم
wide	വിശാലമായ	وسیع
treasure of metals	ധാതുക്കളുടെ നിധി	دھاتوں کے خزانہ
ornaments	ആഭരണങ്ങൾ	زیورات
for the safe of	വേണ്ടി (പുരോഗതിക്ക്)	واسطے
universe	പ്രപഞ്ചം	کائنات
planets	ഗ്രഹങ്ങൾ	سیّارے
secret	രഹസ്യം	راز
to mix poison	വിഷം കലർത്തുക	زہر گھولنا
ozone layer	ഓസോൺ പാളി	اوزون غلاف
barren	വിജനമായ	ویران
advice	ഉപദേശം	نصیحت
deforestation	വനനശീകരണം	جنگلات کی کٹائی
welfare and prosperity	ക്ഷേമവും ഐശ്വര്യവും	بھلائی اور بہبودی
protection	സംരക്ഷണം	حفاظت
request	അഭ്യർത്ഥന	التجا
beauty, elegance	അലങ്കാരം, സൗന്ദര്യം	چھب
sky	ആകാശം	گگن
message	സന്ദേശം	سندیسہ
faith	വിശ്വാസം	بھروسہ
corner of the dupatta	മുഖം മറക്കുന്ന തട്ടം	آنچل
hope	പ്രതീക്ഷ امید	آشا
strength	طاقت ശക്തി	بل
wealth	دولت സമ്പത്ത്	دھن
release	മോചനം	چھٹکارا
income	വരുമാനം	آمدنی
food	തീറ്റ	خوراک

attention	ശ്രദ്ധ	توجہ
sale	വിൽപ്പന	فروخت
change	മാറ്റം	تبدیلی
quality	ഗുണനിലവാരം	معیار
help, assistance	സഹായം	امداد
to achieve	കരസ്ഥമാക്കുക	حاصل کرنا
heavy rain	കനത്ത മഴ	موسلادھار بارش
to shock	ഞെട്ടുക	چونکا دینا
fertile land	ഫലഭൂയിഷ്ഠമായ ഭൂമി	زرخیز زمین
tribe	ഗോത്രം	قبیلہ
past	ഭൂതകാലം	ماضی
far away	വളരെ ദൂരം	کوسوں دور
canal	തോട്	نہر
to build	നിർമ്മിക്കുക	تعمیر کرنا
very far away	അകലെ	دوردراز
blooming green	പച്ച പിടിച്ച	سبز و شاداب
hut	കുടിൽ	جھونپڑی
herd of elephant	ആനക്കൂട്ടം	ہاتھیوں کا جھنڈ
other side	മറുഭാഗം	دوسری جانب
unusual	അസാധാരണമായ	غیر معمولی
fearful sound	ഭയാനകമായ ശബ്ദം	ہولناک آواز
loud cry	നിലവിളി	چیخ
flood	വെള്ളപ്പൊക്കം	سیلاب
volunteer	സന്നദ്ധപ്രവർത്തകർ	رضاکار
liver	കരൾ	کلیجہ
rock	പാറ	چٹان
jumping	കുതിച്ചു ചാടുക	کودتا پھاندتا
covered in mud	ചെളി പുരണ്ട്	کیچڑ سے لت پت
trap	കുടുങ്ങുക	پھنسا ہونا

یونٹ ۳

زندگی کی دھنک

دوسروں کے لیے جیو یہی ہے زندگی کا راز
ہر دکھ کو بانٹ دو یہی ہے جینے کا انداز

ساحرؔ لدھیانوی

بھوک مٹائیں

روٹی، کپڑا اور مکان انسان کی بنیادی ضروریات ہیں۔فطرت میں کئی طرح کی غذائیں موجود ہیں۔لیکن سماج میں ایک وقت کے کھانے کے لیے ترسنے والے بہت لوگ ہیں۔ لوگوں کی بھوک مٹانا ہر انسان کا فرض ہے۔ آئیے، اس پر ایک کہانی پڑھیں۔

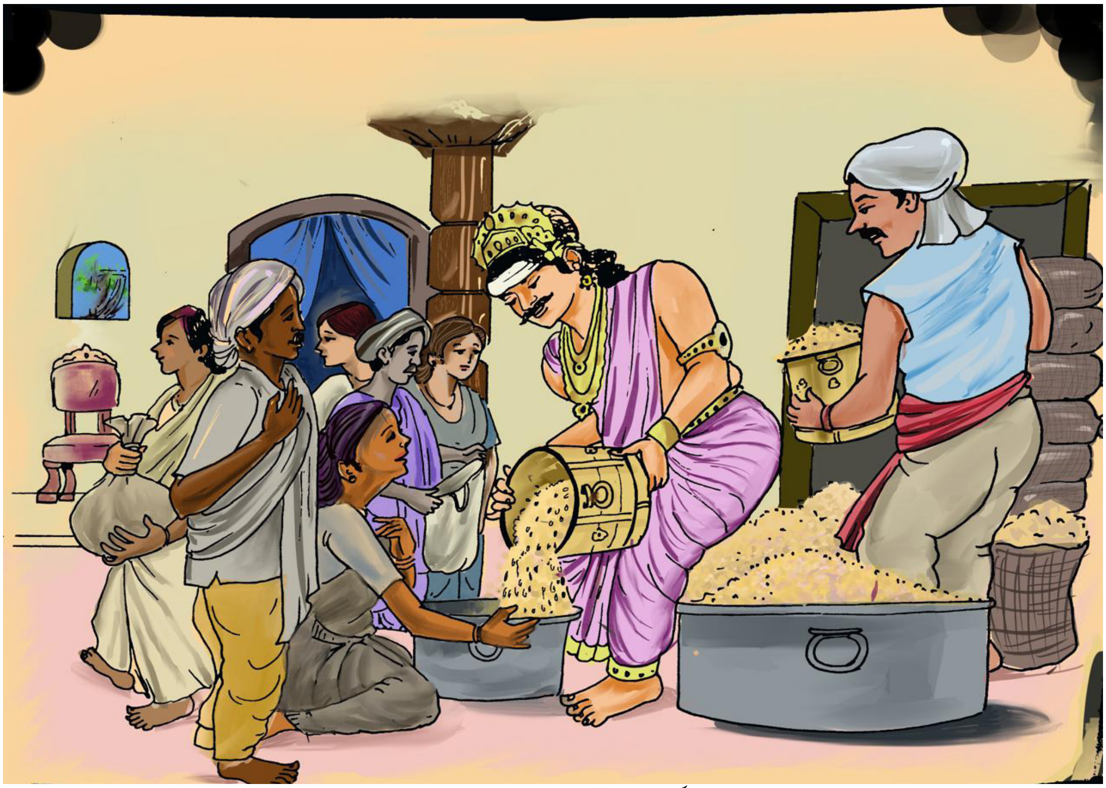

ایک دن راجا رنجیت سنگھ کسی جنگل سے گزر رہے تھے۔ ان کے ساتھ کچھ سپاہی بھی تھے۔ چلتے چلتے وہ آم کے ایک باغ کے پاس پہنچے۔ پیڑ پر پکّے پکّے آم لدے ہوئے تھے۔ پکّے پکّے آم دیکھ کر راجا کے منہ میں پانی بھر آیا۔ وہ سپاہی سے بولے ”دیکھو، آم کے پیڑ پر...“

اچانک راجا کے ماتھے پر ایک پتھر آ لگا، جس سے انھیں چوٹ لگ گئی اور خون بہنے لگا۔

سپاہی گھبرا گئے اور فوراً راجا کی مرہم پٹی کرنے لگے۔

راجا نے سپاہیوں کو حکم دیا۔ ”پتھر کس نے مارا، پتا لگاؤ اور اس شخص کو دربار میں پیش کرو “

سپاہیوں نے پتھر مارنے والے کو ڈھونڈنا شروع کر دیا۔ سپاہی ڈھونڈتے ہوئے اس باغ کے اندر گئے۔

دیکھا کہ ایک عورت آم کے پیڑ کے نیچے کھڑی پتھر پھینک رہی ہے۔ انھوں نے اندازہ کیا کہ پتھر اسی عورت نے پھینکا ہوگا۔

سپاہی عورت کے قریب پہنچے اور ڈانٹ کر کہنے لگے۔”اے عورت، تم کون ہو؟ تم نے راجا پر پتھر کیوں پھینکا؟“ عورت ڈر کے مارے تھرانے لگی اور بولی۔

”سرکار! میں نے کب راجا پر پتھر پھینکا؟ میں تو صرف آم گرانے کے لیے پتھر پھینک رہی تھی۔“ سپاہیوں نے کہا۔ ”ہم کچھ نہیں جانتے، چلو ہمارے ساتھ راجا کے پاس۔“

سپاہیوں نے عورت کو راجا کے سامنے پیش کیا۔

راجا نے اس سے پوچھا۔”تم نے مجھ پر پتھر کیوں پھینکا؟“ عورت نے کہا۔ ”مہاراج! میں ایک غریب عورت ہوں۔ میرے تین چھوٹے بچے ہیں۔ شوہر ایک ہفتے پہلے کھانے کی تلاش میں گھر سے نکلا تھا۔ لیکن۔۔۔

”حضور! تین چار دنوں سے میرے بچّے بھوک سے تڑپ رہے تھے۔ میں اُن کے لیے آم گرانا چاہتی تھی، اس لیے پتھر پھینکا۔ انجانے میں آپ کو جا لگا۔ معاف کر دیجیے، میں بے قصور ہوں۔“

عورت کی درد بھری باتیں سن کر دربار میں سناٹا چھا گیا۔ تمام درباریوں کا دھیان راجا کی طرف تھا۔ وہ دیکھ رہے تھے کہ راجا کیا فیصلہ سناتے ہیں۔ راجا نے کچھ دیر سوچنے کے بعد حکم دیا۔

"اس عورت کو بہت سا مال دیا جائے اور عزّت کے ساتھ گھر پہنچا دیا جائے۔"

راجا کے اس فیصلے پر درباری حیران رہ گئے۔ انھوں نے پوچھا۔ "مہاراج! یہ کیسا فیصلہ ہے؟ آپ کو پتھر مارنے پر بھی۔۔۔"

راجا نے جواب دیا۔ "ذرا سوچو تو سہی! لوگ آم کے پیڑ پر پتھر مارتے ہیں۔ پھر بھی آم کا پیڑ میٹھے پھل دیتا ہے۔ہمیں چاہیے کہ پیڑ سے سبق سیکھیں اور انسانوں کے ساتھ اچھا سلوک کریں۔"

تعلیمی سرگرمیاں

- کہانی 'بھوک مٹائیں' غور سے پڑھیے اور سوالوں کے جواب لکھیے۔
  - ❖ اچانک راجا کے ماتھے پر پتھر آ لگا اور چوٹ لگ گئی۔ کیسے؟
  - ❖ راجا کا فیصلہ سن کر درباری حیران رہ گئے۔ کیوں؟

- "پیڑ سے سبق سیکھیں اور انسانوں کے ساتھ اچھا سلوک کریں۔"

  راجا نے ایسا کیوں کہا؟ اپنی رائے پیش کیجیے۔

- کہانی 'بھوک مٹائیں' آپ نے پڑھی ہے نا؟

  راجا، سپاہی اور عورت اس کہانی کے اہم کردار ہیں۔

  ان کرداروں کے ایک ایک مکالمے چن کر لکھیے۔

کردار	مکالمہ
راجا	....
عورت	....
درباری	....
سپاہی	....

- کہانی 'بھوک مٹائیں' میں آپ کا پسندیدہ کردار کون ہے؟

  اس کی خصوصیات پہچان کر نوٹ تیار کیجیے۔

- "سماج میں ایک وقت کے کھانے کے لیے ترسنے والے کئی غریب لوگ ہیں۔

  غریبی دور کرنا ہمارا فرض ہے۔" اپنے دوستوں کے ساتھ چرچا کر کے خیالات لکھیے۔

'بھوک مٹائیں' ایک انصاف پسند راجا کی کہانی ہے۔اس کہانی کا مرکزی خیال اپنے الفاظ میں لکھیے۔

'بھوک مٹائیں' کہانی کا کون سا حصّہ آپ کو زیادہ پسند آیا؟

اسکٹ تیار کرکے کلاس میں پیش کیجیے۔

راجا نے کچھ دیر بعد حکم دیا۔ ''اس عورت کو بہت سا مال دیا جائے اور عزّت کے ساتھ گھر پہنچا دیا جائے۔'' اس کے بعد اس عورت کی زندگی کیسے گزری ہوگی؟ کہانی کو آگے بڑھائیے۔

دیگر سرگرمی

گوشہء مطالعہ کی مدد سے مماثل کہانیاں جمع کیجیے اور کلاس میں پیش کیجیے۔

محبت کا نغمہ

محبت ایک ایسا جذبہ ہے جس سے انسانی زندگی میں ولولہ، روشنی اور خوشی بڑھ جاتی ہے۔ یہ دل کی گہرائیوں سے پیدا ہوتی ہیں۔ محبّت کے مختلف پہلوؤں کے بارے میں شبنمؔ کمالی کی ایک نظم پڑھیں۔

زمانے کو اپنا بنا کر رہوں گا
محبت کے نغمے سنا کر رہوں گا

اندھیرا مٹاؤں گا میں اس جہاں سے
چراغِ محبت جلا کر رہوں گا

مسافر جو بھٹکا ہو منزل سے اپنی
اُسے راہ ِ منزل دکھا کر رہوں گا

عداوت کی ماری ہوئی زندگی کو
شرابِ محبت پلا کر رہوں گا

بنے گا نہ اب بھائی کا بھائی دشمن   میں بچھڑے ہوئے دل ملا کر رہوں گا
کتابِ عمل سے جو غافل ہے اس کو   سبق زندگی کا پڑھا کر رہوں گا
ٹپکتے ہیں آنسو جو آنکھوں سے شبنمؔ
انھیں آج موتی بنا کر رہوں گا

شبنمؔ کمالی

شبنمؔ کمالی

شبنمؔ کمالی کا اصلی نام مصطفیٰ رضا ہے۔ شبنم ان کا تخلص ہے۔ ان کی پیدائش ۲۲/جولائی ۱۹۳۸ء کو بہار کے سیتا مڑھی میں ہوئی۔ شبنمؔ کمالی کا انتقال یکم اگست ۲۰۰۴ء میں ہوا۔

تعلیمی سرگرمیاں

- نظم 'محبت کا نغمہ' ترنّم سے گائیں۔
- شعر غور سے پڑھیے اور مطلب سمجھیے۔

مسافر جو بھٹکا ہے منزل سے اپنی
اسے راہ منزل دکھا کر رہوں گا

اس شعر میں شاعر کہتا ہے کہ ہم بھٹکے ہوئے مسافر کو سیدھا راستہ دکھائیں گے اور انھیں منزل تک پہنچانے میں مدد کریں گے۔

اندھیرا مٹاؤں گا میں اس جہاں سے
چراغِ محبت جلا کر رہوں گا

شعر غور سے پڑھیے اور مطلب لکھنے کی کوشش کیجیے۔

کتابِ عمل سے جو غافل ہے اس کو
سبق زندگی کا پڑھا کر رہوں گا

شعر پڑھیے۔ اس میں 'کتابِ عمل' سے کیا مراد ہے؟ بیان کیجیے۔

بنے گا نہ اب بھائی کا بھائی دشمن
میں بچھڑے ہوئے دل ملا کر رہوں گا

اس شعر میں موجودہ زمانے کی حالت بیان کرتا ہے۔ اس کے ذریعہ شاعر لوگوں کو کیا پیغام دیتا ہے؟ شعر کا مفہوم اپنے الفاظ میں لکھیے۔

دیگر سرگرمیاں

- گوشہء مطالعہ یا انٹرنیٹ کی مدد سے محبت سے متعلق نظمیں جمع کرکے کلاس میں پیش کیجیے۔
- 'محبت' پر لکھی گئی بہت ساری نظمیں ہیں۔ آپ بھی اس موضوع پر اشعار لکھنے کی کوشش کیجیے۔

ملزم حاضر ہو!

تندرستی ہزار نعمت ہے۔تندرستی قائم رکھنے کے لیے صفائی ضروری ہے۔
ہمیں ذاتی صفائی کے ساتھ ساتھ ماحول کی صفائی پر بھی دھیان رکھنا چاہیے۔
آرام اور تفریح صحت کے لیے اچھی چیز ہے۔ آئیے، ایک ڈراما پڑھیں۔

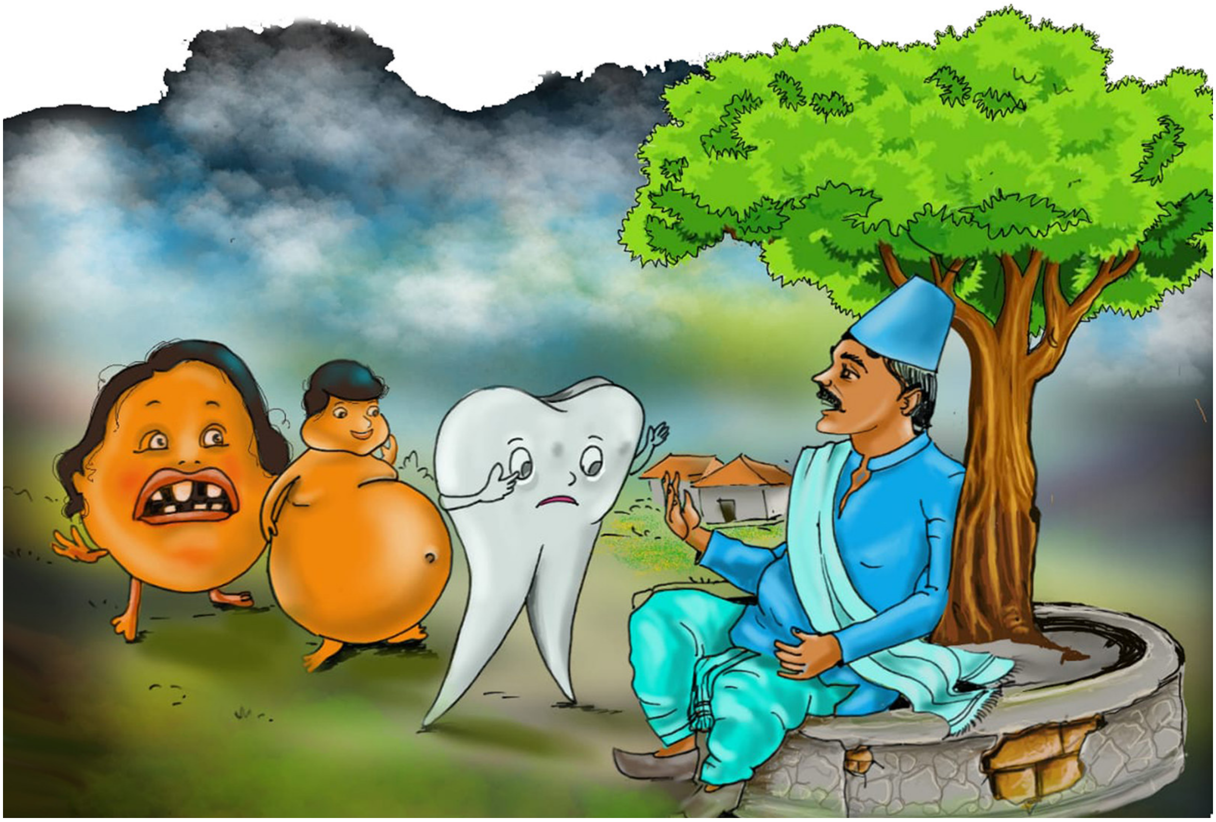

ڈراما کے کردار : جج، پیش کار، صحت انسپکٹر،
ایک چپراسی، ایک سپاہی، تین ملزم

(پردہ اٹھتا ہے)

(عدالت کے کمرے میں پیش کار کاغذات ٹھیک کر رہا ہے۔ چپراسی دروازے پر کھڑا ہے۔صحت انسپکٹر صاحب داخل ہوتے ہیں۔)

پیش کار : آداب! آئیے انسپکٹر صاحب۔ جج صاحب کے آنے کا وقت ہو گیا ہے۔

انسپکٹر : فرمائیے، میرے کتنے مقدّمے پیش ہوں گے؟

پیش کار : (مقدّمہ کی فہرست دیکھتے ہوئے) زیادہ نہیں۔ صرف تین ہیں۔

(جج صاحب داخل ہوتے ہیں۔ سب لوگ ادب سے کھڑے ہو جاتے ہیں اور کارروائی شروع ہوتی ہے۔)

جج : پیش کار صاحب! مقدّمات کی فہرست پیش کیجیے۔

پیش کار : (کاغذات پیش کرتے ہوئے) یہ لیجیے حضور!

جج : ملزم نمبر ایک کو پیش کیا جائے۔

چپراسی : (آواز لگاتا ہے) ملزم نمبر ایک حاضر ہو۔

(ملزم نمبر ایک حاضر ہوتا ہے۔)

جج : اس کے خلاف کیا الزام ہے؟

انسپکٹر : حضور! صبح جب یہ اٹھتا ہے تو دانت نہیں مانجتا اور گندے منہ کھانا شروع کر دیتا ہے۔

جج : (ملزم کو مخاطب کرکے) تم نے صحت کا قانون توڑا ہے، کیا تمھیں اس جرم کا اقرار ہے؟

ملزم : (سہمی ہوئی آواز میں) جی ہاں، حضور! بات یہ ہے کہ زوردار بھوک لگی ہوتی ہے تو مجھ سے صبر نہیں ہوتا۔

جج : اچھا تو تمھیں ایسی سزا ملنی چاہیے جس کے ڈر سے تمھیں آئندہ صبر کرنے کی عادت پڑ جائے۔ تمھیں قانونِ صحت کے مطابق ہر دن دو بار دانت مانجنے کی سزا دی جاتی ہے۔

(پیش کار فوراً سزا کا پرچہ بھر کر ملزم ایک کے حوالے کرتا ہے۔ سپاہی اسے لے کر باہر چلا جاتا ہے۔)

جج : (فہرست دیکھتے ہوئے حکم دیتا ہے) ملزم نمبر دو کو پیش کیا جائے۔

چپراسی : (آواز لگاتا ہے) ملزم نمبر دو، حاضر ہو۔

جج : اس پر کیا الزام ہے؟

انسپکٹر : (دوسرے ملزم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے)
حضور! ملزم نمبر دو پیٹ بھر کھانا کھانے کے بعد بھی وقت بے وقت کھاتا رہتا ہے۔

جج : کیا تم اس جرم کا اقرار کرتے ہو کہ تم نے صحت کا اصول توڑا ہے؟ ضرورت سے زیادہ کھایا ہے اور بیمار پڑ کر والدین کو پریشان کیا ہے۔ اس طرح تم نے ایک ساتھ تین جرم کیے ہیں۔

(ملزم سر جھکا لیتا ہے اور خاموش رہتا ہے۔)

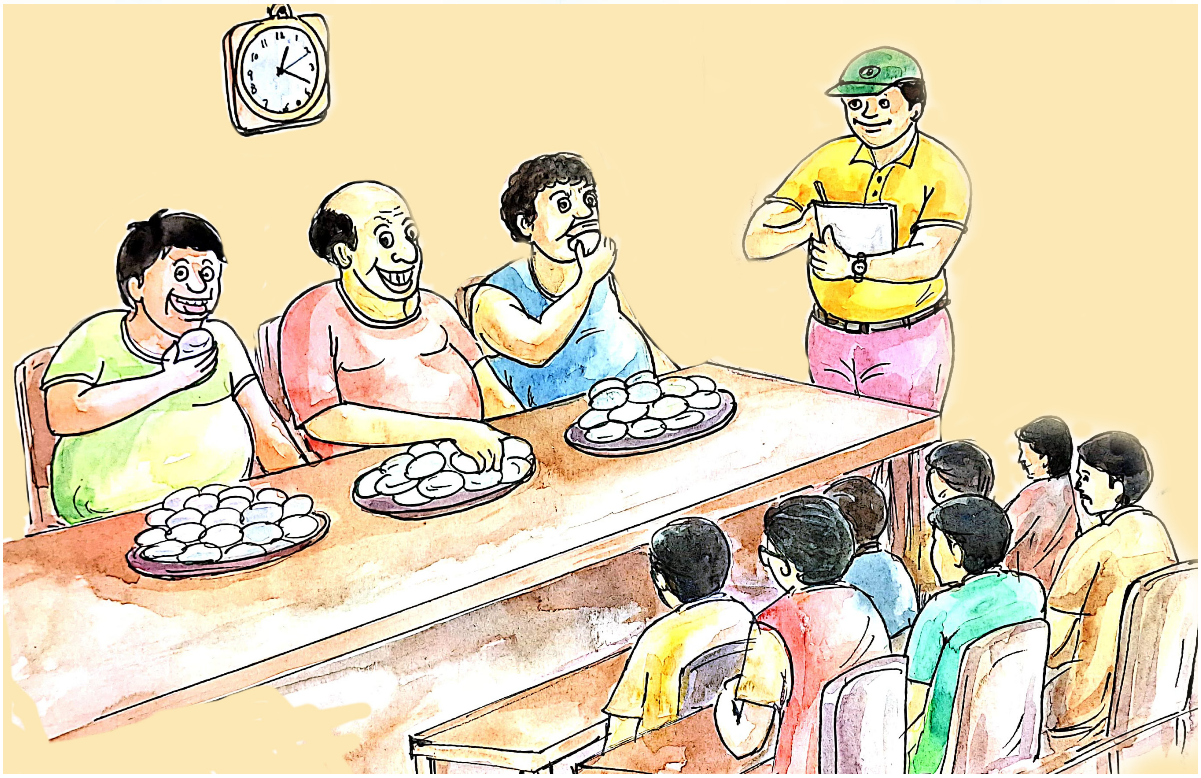

جج : اچھا، تو پھر تم کو دو ہفتہ صبح اور شام ایک ایک گھنٹے ورزش کرنے کی سزا دی جاتی ہے۔

(ملزم نمبر دو سر جھکائے سپاہیوں کے ساتھ چلا جاتا ہے۔)

چپراسی : (آواز لگاتا ہے) ملزم نمبر تین، حاضر ہو۔

(سپاہی ملزم نمبر تین کو لے کر داخل ہوتا ہے۔)

انسپکٹر : حضور، میں نے اس ملزم کو سڑک پر جابجا تھوکتے ہوئے پایا اور منع کرنے کے باوجود بھی اس نے جراثیم فضا میں بکھیر دیے۔

جج : (غصے سے) تمھاری یہ ہمّت! یہ جرم برداشت کے قابل نہیں ۔تم ساری بستی میں جراثیم پھیلا کر معصوم لوگوں کی جانیں خطرے میں ڈالنا چاہتے ہو؟

تمھارا جرم تو اتنا بڑا ہے کہ تم کو جتنی سخت سزا دی جائے کم ہے۔

(جج مقدمے کے کاغذات پر لکھتا جاتا ہے)

اس کم عقل کو سڑک کے گلی کوچوں کو صاف کرنے کی سزادی جاتی ہے۔

(جج فیصلہ سنا کر اٹھ کھڑا ہوتا ہے اور اندر کمرے میں چلا جاتا ہے۔)

(پیش کار اعلان کرتا ہے، عدالت برخواست کی جاتی ہے۔)

(ملزم نمبر تین سپاہی کے ساتھ گلی کوچوں کی صفائی کے لیے چلا جاتاہے۔)

(پردہ گرتا ہے)

تعلیمی سرگرمیاں

- ڈراما 'ملزم حاضر ہو!' غور سے پڑھیں اور سوالوں کے جواب لکھیں۔
  - ❖ ملزم نمبر ایک کو عدالت میں حاضر کیوں کیا گیا؟
  - ❖ وقت بے وقت کھانے سے کیا کیا مشکلات پیش آتی ہیں؟
- دانتوں کی صحت برقرار رکھنے کے لیے ہم کیا کیا کر سکتے ہیں؟ کلاس میں چرچا کرکے نوٹ لکھیے۔
- 'تندرستی ہزار نعمت ہے' تندرستی قائم کرنے کے لیے کن کن باتوں کا لحاظ رکھنا ضروری ہے؟ ایک نوٹ لکھیے۔
- ہماری زندگی میں کبھی کبھی بیماریاں آتی ہیں۔ بیماری کے موقع پر ہم علاج کے لیے ڈاکٹر کے پاس جاتے ہیں۔ اس وقت ڈاکٹر کے ساتھ ہونے والی گفتگو تیار کیجیے۔
- نشہ آور چیزوں کے استعمال سے ہماری صحت خراب ہوتی ہے۔ نشہ آور چیزوں کے استعمال سے کیا کیا نقصانات پیش آتے ہیں؟ آپ کے خیالات لکھیے۔

دیگر سرگرمی

- مزاحیہ ڈراما 'ملزم حاضر ہو' کلاس میں پیش کیجیے اور ویڈیو بنا کر اسکول کے یوٹیوب چینل پر اپلوڈ کیجیے۔

فرہنگ

mouth watering	വായിൽ വെള്ളമൂറുക	منہ میں پانی بھر آنا
orehead	നെറ്റിത്തടം	ماتھا
wound	മുറിവ്	چوٹ
to bleed	രക്തം ഒഴുകുക	خون بہنا
to panic	പരിഭ്രമിക്കുക	گھبرانا
bandage the wound	മുറിവ് കെട്ടുക	مرہم پٹی کرنا
to command	ആജ്ഞാപിക്കുക	حکم کرنا
to present	അവതരിപ്പിക്കുക, ഹാജറാക്കുക	پیش کرنا
to scold	വഴക്ക് പറയുക	ڈانٹنا
to tremble	വിറയ്ക്കുക	تھرانا
unknowingly	അറിയാതെ	انجانا
innocent	നിരപരാധി	بے قصور
silence	നിശ്ശബ്ദത	سناٹا
to decide	തീരുമാനിക്കുക	فیصلہ کرنا
wealth	സമ്പത്ത്	مال
behaviour	പെരുമാറ്റം	سلوک
public	പ്രജ	رعایا
to erase	ഇല്ലാതാക്കുക	مٹانا
to light	വിളക്ക് കത്തിക്കുക	دیا جلانا
wandering traveller	വഴിതെറ്റിയ യാത്രക്കാരൻ	بھٹکتا مسافر
way of destination	ലക്ഷ്യത്തിലേക്കുള്ള വഴി	راہِ منزل
enimity	ശത്രുത	عداوت
to seperate	വേർപിരിയുക	بچھڑنا
careless	അശ്രദ്ധൻ	غافل
rolling tears	കണ്ണുനീരിറ്റുക	آنسو ٹپکنا

bench clerk	ബെഞ്ച്ക്ലർക്ക്	پیش کار
Peon	പ്യൂൺ	چپراسی
case	കേസ്	مقدمہ
list	പട്ടിക	فہرست
allegation	ആരോപണം	الزام
addressee	അഭിസംബോധന ചെയ്യുന്നവൻ	مخاطب
crime	കുറ്റം	جرم
confession	സമ്മതം	اقرار
to brush	പല്ല് തേക്കുക	دانت مانجنا
law	നിയമം	قانون
accused	കുറ്റാരോപിതൻ	ملزم
scared voice	ഭയന്ന സ്വരം	سہمی ہوئی آواز
punishment	ശിക്ഷ	سزا
in future	ഭാവിയിൽ	آئندہ
health law	ആരോഗ്യ നിയമം	قانونِ صحت
rule/ principle	ചട്ടം	اصول
exercise	വ്യായാമം	ورزش
here and there	എല്ലായിടത്തും	جابجا
to spit	തുപ്പുക	تھوکنا
germs	കീടാണുക്കൾ	جراثیم
to bear	സഹിക്കുക	برداشت کرنا
announcement	അറിയിപ്പ്, പ്രഖ്യാപനം	اعلان
to adjourn the court	കോടതി പിരിച്ചു വിടൽ	عدالت برخواست کرنا

یونٹ ۴

سفر کی جھلک

تو شاہیں ہے پرواز ہے کام تیرا
تیرے سامنے آسماں اور بھی ہیں

اقبال

ضرورت ایجاد کی ماں ہے

انسان کا ذہن ابتدا ہی سے ترقی کی طرف مائل تھا۔ رفتہ رفتہ اس نے اپنی زندگی کو آسان بنانے کے لیے نئی نئی چیزیں ایجاد کیں۔ آئیے، گاڑیوں کی ایجاد کے متعلق ایک مضمون پڑھیں۔

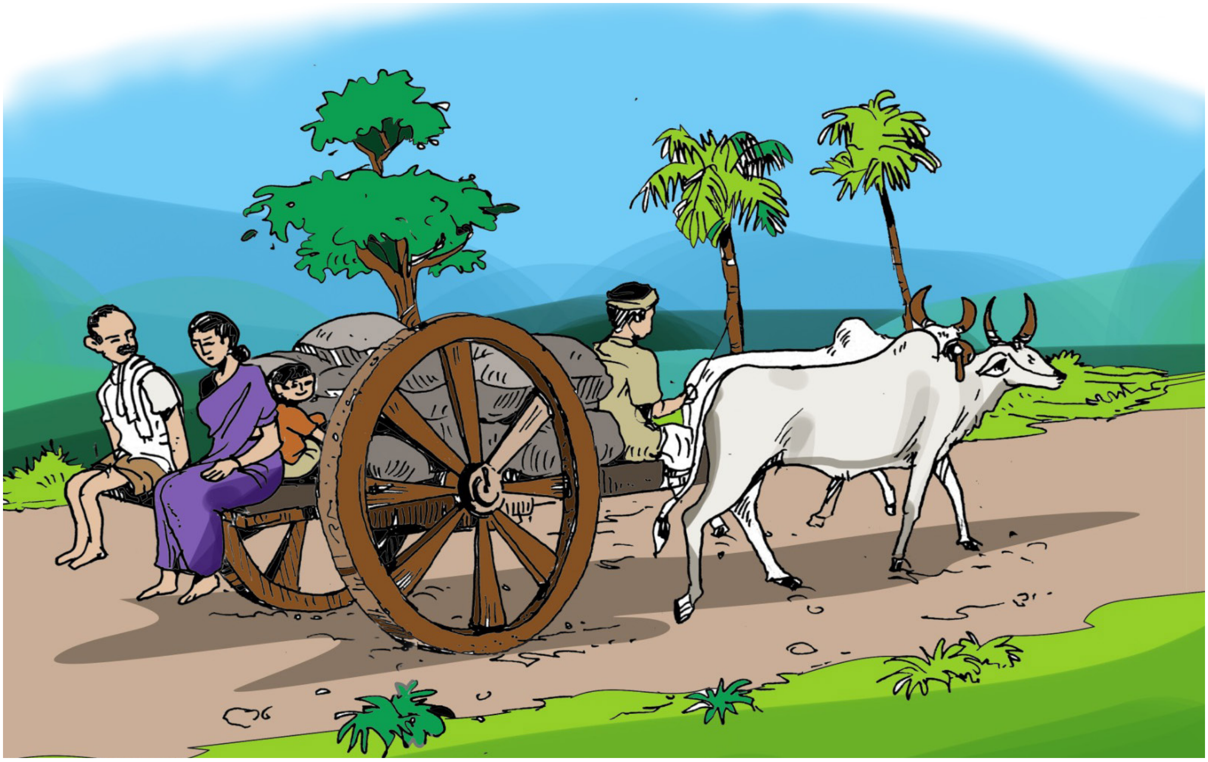

انسان کو اپنی ضرورتیں پوری کرنے کے لیے ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے کی ضرورت پڑتی ہے۔ ابتدا میں وہ ہر جگہ پیدل ہی سفر کیا جاتا تھا۔ سامان بھی وہ اپنے سر یا پیٹھ پر لاد کر لے جاتا تھا۔ ایک زمانے تک اسی طرح انسان کا کام چلتا رہا۔

اپنی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے انسان نے اپنے اِرد گرد کا جائزہ لیا تو پایا کہ ہاتھی، گھوڑے، بیل اور اونٹ جیسے جانوروں سے کام لیا جا سکتا ہے۔ لیکن اس میں مشکل یہ تھی کہ دور جانے میں بہت وقت لگ جاتا تھا۔

آہستہ آہستہ انسان کے شعور میں اضافہ ہوا تو اس نے پہیّا ایجاد کیا۔

ان پہیّوں کی مدد سے گاڑیاں بھی بنا لیں۔

اب بھاری سے بھاری سامانوں کو گاڑیوں کے ذریعے آسانی سے ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے لگے۔

انسان کی خواہش تھی کہ وہ مچھلی کی طرح پانی میں تیرے۔ اسی خواہش کی بدولت اس نے کشتی اور جہاز کی ایجاد کی۔ اس کے ذریعے وہ اب دور دراز مقامات کا سفر کرنے لگا۔

دھیرے دھیرے ترقی کرتے ہوئے اس نے بھاپ کا انجن بھی بنا لیا، جس سے بھاری بھرکم سامان لے جانا اور بھی آسان ہوگیا۔ دورِ حاضر میں انسانوں نے مختلف قسم کی موٹر گاڑیاں ایجاد کر لی ہیں، جن میں الیکٹرک گاڑیاں، میٹرو اور واٹر میٹرو وغیرہ شامل ہیں۔

پرندوں کو آسمان میں اڑتے دیکھ کر انسان کو بھی اڑنے کی خواہش پیدا ہوئی۔ آخر کار 'ولبر رائٹ اور اورول رائٹ' (Wilbur Wright & Orville Wright) نے ہوائی جہاز کی ایجاد کر کے انسانوں کے اس خواب کو بھی پورا کر دیا۔

انسان نے نہ صرف پیدل سے ہوائی جہاز تک کا سفر کیا بلکہ اب بہتر سے بہتر ذرائع بھی پیدا کر لیے ہیں۔ یہ انسان کی مسلسل کوششوں کا نتیجہ ہے ۔سچ کہا گیا ہے کہ ضرورت ایجاد کی ماں ہے۔

تعلیمی سرگرمیاں

- مضمون 'ضرورت ایجاد کی ماں ہے' غور سے پڑھیے۔ سوالوں کا جواب لکھیے۔
  - پہیّا ایجاد کرنے سے پہلے انسان اپنی ضرورتیں کیسے پوری کرتا تھا؟
  - پہیّا ایجاد کرنے کے بعد انسان کی زندگی میں کیا کیا تبدیلیاں آئیں؟
- 'ضرورت ایجاد کی ماں ہے' ایسا کیوں کہا جاتا ہے؟ اپنے خیالات لکھیے۔
- آج کل انسان سواری کے لیے مختلف ذرائع استعمال کرتے ہیں۔سواری کے مختلف ذرائع کیا کیا ہیں؟ کلاس میں چرچا کرکے ایک ایک ذریعہ کی خوبیاں اور خامیاں بیان کرکے نوٹ لکھیے۔
- مادری زبان میں ترجمہ کیجیے۔

انسان کو اپنی ضرورتیں پورا کرنے کے لیے ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے کی ضرورت پڑتی ہے۔ ابتدا میں وہ ہر جگہ پیدل ہی آتا جاتا تھا۔ سامان بھی وہ اپنے سر یا پیٹھ پر لاد کرلے جاتا تھا۔

- آج کل سڑک پر مختلف گاڑیوں کی بھیڑ ہے۔ ان میں عام سواری اور ذاتی سواری شامل ہیں۔ بچّو، عام سواریاں استعمال کرنے سے کیا کیا فائدے ہیں؟ نوٹ لکھیے۔

ننھا شرارہ

فطرت کو حسین بنانے میں انسان کے علاوہ پرندوں اور پتنگوں کا بھی رول رہا ہے۔ آئیے، ایسے ہی ایک پتنگے کے بارے میں کیرلا کے مشہور شاعر ایس۔ ایم سرور کی نظم پڑھیں۔

اے اڑنے والے تارے ! یہ دوڑ دھوپ کیوں ہے
کیا تجھ کو جستجو ہے گُم کردہ آشیاں کی
کیا ڈھونڈتا ہے ہر سو شمعیں جلا جلا کر
تجھ کو تلاش ہے کیا گم گشتہ کارواں کی
سورج کی جب یہ بتی بجھتی ہے آسماں پر
ہستی سے تیری رونق بڑھتی ہے اس جہاں کی

کیوں تجھ کو یہ ستارے حیرت سے گھورتے ہیں
تاروں کی طرح تو بھی زینت تھا آسماں کی
بلبل جُدا ہو گل سے جب راہ آشیاں لے
تو زینتِ چمن ہو اور جان گلستاں کی
حوروں کے ہار ٹوٹے موتی بکھر پڑے ہیں
یا تجھ سے جگمگاتی ہے یہ فضا یہاں کی
ننھا سا اک شرارہ بن کر جو اڑ رہا ہے
کیا جستجو ہے تجھ کو بے کس کے آشیاں کی

(سید محمد سرؔور کی نظم جگنو سے ماخوذ)

سید محمد سرؔور

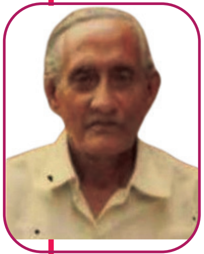

سرورؔ کیرلا کے مشہور ومعروف شاعر ہیں۔ ان کا اصل نام سید محمد ہے۔ وہ ۱۳/ جون ۱۹۱۶ء میں ترشور ضلع کے کاٹور میں پیدا ہوئے۔ وہ کیرلا کے بابائے اردو کے نام سے مشہور ہیں۔ انھوں نے ۱۹۴۰ء میں اپنی شاعری کا آغاز کیا اور تخلص سرور اختیار کیا۔ ۱۹۷۱ء تک ملاپرم سرکاری ہائی اسکول میں اردو معلّم کی حیثیت سے کام کیا۔ ارمغانِ کیرلا اور نوائے سرور ان کے شعری مجموعے ہیں۔ ۶/ ستمبر ۱۹۹۴ء میں ان کا انتقال ہوا۔

تعلیمی سرگرمیاں

- نظم 'ننھا شرارہ' مل کر گائیں۔
- شعر غور سے پڑھیے اور مطلب سمجھیے۔

اے اڑنے والے تارے! یہ دوڑ دھوپ کیوں ہے
کیا تجھ کو جستجو ہے گم کردہ آشیاں کی

شاعر اس شعر میں جگنو سے مخاطب ہو کر کہتا ہے کہ اے جگنو تو اتنی دوڑ دھوپ کیوں کر رہا ہے؟ کیا تو اپنے کھوئے ہوئے آشیان کی تلاش میں ہے؟ اس شعر کی گہرائی میں جاکر دیکھیں تو پتہ چلتا ہے کہ جگنو کی یہ دوڑ دھوپ در اصل بھٹکے ہوئے مسافروں کو ان کی منزل تک پہنچانے کے لیے ہے۔

- شعر غور سے پڑھیے۔ اس میں شاعر کیا کہنا چاہتا ہے۔

شعر کا مفہوم اپنے الفاظ میں لکھیے۔

کیوں تجھ کو یہ ستارے حیرت سے گھورتے ہیں
تاروں کی طرح تو بھی زینت تھا آسماں کی

- اشعار پڑھیے اور سوالوں کے جواب لکھیے۔

حوروں کے ہار ٹوٹے موتی بکھر پڑے ہیں
یا تجھ سے جگمگاتی ہے یہ فضا یہاں کی
ننھا سا اک شرارہ بن کر جو اڑ رہا ہے
کیا جستجو ہے تجھ کو بے کس کے آشیاں کی

۱۔ شاعر کے خیال میں حوروں کے ہار ٹوٹ کر کیا بکھر پڑے ہیں؟

۲۔ یہاں کی فضا کس کی وجہ سے جگمگاتی ہے؟

۳۔ ننھا سا شرارہ بن کر کون اڑ رہا ہے؟

اقبال کی نظم 'جگنو' کے چند اشعار غور سے پڑھیے۔

جگنو کی روشنی ہے کاشانۂ چمن میں
یا شمع جل رہی ہے پھولوں کی انجمن میں
آیا ہے آسماں سے اڑ کر کوئی ستارہ
یا جان پڑ گئی ہے مہتاب کی کِرن میں

بچوّ، سرور اور علاّمہ محمد اقبال دونوں نے 'جگنو' کے نام پر نظمیں لکھی ہیں۔ ان کی نظموں کی خصوصیات پہچان کر نوٹ تیار کیجیے۔

دیگر سرگرمیاں

کیرلا کے مشہور شاعر ایس۔ایم سرور صاحب کی اور بھی کئی نظمیں ہیں۔ جمع کر کے ترنّم کے ساتھ پیش کریں۔

انٹرنیٹ اور گوشۂ مطالعہ کی مدد سے مختلف جاندار اور پرندوں سے متعلق نظمیں جمع کر کے ایک مجموعہ تیار کریں۔

حیدرآباد کی سیر

تفریحی سفر سے انسان کی معلومات میں اضافہ ہوتا ہے۔ اس سے نئے نئے مقامات اور تاریخی عمارتوں کو دیکھنے اور سمجھنے کا موقع ملتا ہے۔ آئیے، حیدرآباد کے سفر کی ایک روداد پڑھیں۔

یکم اپریل دوپہر ٹھیک دو بجے شبری ایکسپرس میں ہم پالکاڈ سے حیدرآباد کی طرف روانہ ہوئے۔ ریل گاڑی کی رفتار کے ساتھ ساتھ باہر کے حسین قدرتی مناظر بھی ہمارے دل کو لبھا رہے تھے۔ ایک بھکاری گاڑی کے اندر سریلی آواز میں گیت گا رہا تھا۔

اے میرے ہم سفر اک ذرا انتظار
سن صدائیں دے رہی ہیں منزل پیار کی

اگلے دن ٹھیک ساڑھے بارہ بجے ہم سکندر آباد اسٹیشن پہنچے۔ حیدرآباد کے ماحول اور جگہ جگہ اردو سائن بورڈ دیکھ کر ہمارے دل میں خوشی کی لہریں دوڑ گئیں۔

چار مینار کے قریب ایک ہوٹل میں ہمارا قیام تھا۔ وہاں سے دو پہر کے کھانے کے بعد ٹھیک تین بجے ہم چار مینار دیکھنے گئے۔

چار مینار سلطان محمد قلی قطب شاہ نے تعمیر کرایا تھا۔ ہم نے اس کی اوپری منزل سے شہر حیدرآباد کی خوب صورتی کا نظارہ کیا۔ چار مینار کے اطراف لوگوں کی بھیڑ اور چہل پہل تھی۔ ہم نے حیدرآباد کی عظیم الشان مکہ مسجد کی زیارت کی۔

ساڑھے پانچ بجے ہم گولکنڈا قلعہ پہنچے۔ اس کے اندر بہت سی عمارتیں ہیں۔ یہ عمارتیں اب کھنڈروں میں تبدیل ہو چکی ہیں۔ یہ شہر قطب شاہی سلطنت کی راجدھانی تھی۔ رات میں یہاں کا لائٹ شو بہت پُرکشش تاتھا۔

اگلے دن صبح نو بجے ہم 'راموجی فلم سٹی' گئے۔ وہاں جا کر ایسا محسوس ہوا کہ ہم واقعی دوسری دنیا میں آ گئے ہیں۔ وہاں کے نظارے بہت حسین اور دلکش تھے۔ شام تک ہم اِدھر اُدھر گھومتے رہے۔ حیدرآباد کی مشہور بریانی کھا کر ہم اپنے قیام گاہ واپس لوٹ گئے۔ اس دن کی روداد ڈائری میں لکھ کر ہم سب سو گئے۔

تیسرے دن ہم سب لوگ صبح ساڑھے نو بجے سالار جنگ میوزیم گئے۔ یہ ہندوستان کا ایک اہم عجائب گھر ہے جو سالار جنگ خاندان کی دین ہے۔ اس عجائب خانے میں مخطوطات، بادشاہوں کی تلواریں، جنگ کے ساز و سامان، مصوّری اور سنگ تراشی کے نایاب نمونے نمائش کے طور پر رکھے گئے ہیں۔ پھر شام کو ہم حُسین ساگر دیکھنے گئے۔ یہ واقعی انسان کی بنائی ہوئی ایک خوب صورت جھیل ہے۔ وہاں کا برلا مندر، این۔ٹی۔آر باغات اور لُمبنی پارک بھی بہت حسین ہیں۔

حیدرآباد کے مختلف علاقے بہت دلکش ہیں۔ یہاں کی عثمانیہ یونیورسٹی اور مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی واقعی اردو زبان و ادب کے اہم مراکز ہیں جو اردو سے محبّت کرنے والوں کے دلوں کو مسرور کرتے ہیں۔

اگلے دن ساڑھے بارہ بجے ہم سب شبری ایکسپریس سے ہی واپس آ گئے۔

تعلیمی سرگرمیاں

سفر نامہ 'حیدر آباد کی سیر' غور سے پڑھیے اور سوالوں کے جواب لکھیے۔

- حیدرآباد میں دیکھنے کے لیے کیا کیا ہیں؟
- حیدرآباد کے مختلف علاقے دلکش ہیں۔ کیوں؟
- حیدرآباد کو اردو زبان و ادب کا اہم مرکز کیوں قرار دیا جاتا ہے؟

حیدرآباد ہندوستان کا ایک تفریحی مقام ہے۔ ہندوستان کے تفریحی مقامات کی فہرست تیار کیجیے۔ اپنے پسندیدہ مقام کے بارے میں ایک نوٹ تیار کیجیے۔

آپ نے بھی بہت تفریحی مقامات کی سیر کی ہوگی۔
اپنے سفر کے تجربات بیان کرتے ہوئے ایک سفر نامہ تیار کیجیے۔

سفر نامہ تیار کرتے وقت ان باتوں کا لحاظ رکھیں۔
زمان و مقام، جذباتی انداز، معلومات کی فراہمی، وضاحت اور ترتیب

پڑھیں سمجھیں

- یکم اپریل دوپہر ٹھیک دو بجے ہم پالکاڈ سے حیدرآباد کی طرف روانہ ہوئے۔
- اگلے دن ٹھیک ساڑھے بارہ بجے ہم سکندر آباد اسٹیشن پہنچے۔
- دو پہر کے کھانے کے بعد ٹھیک تین بجے ہم چار مینار دیکھنے گئے۔
- ساڑھے پانچ بجے ہم گولکنڈا قلعہ پہنچے۔
- تیسرے دن صبح ساڑھے نو بجے سالار جنگ میوزیم گئے۔
- اگلے دن ساڑھے بارہ بجے ہم واپس آگئے۔

دیگر سرگرمیاں

تصویر کا مشاہدہ کیجیے۔انٹرنیٹ اور گوشۂ مطالعہ کی مدد سے معلومات حاصل کر کے نوٹ تیار کیجیے۔

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی

سالار جنگ میوزیم

چار مینار

حسین ساگر

سات گنبد

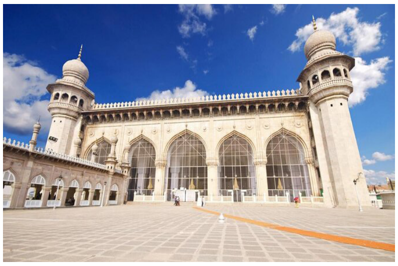

مکّہ مسجد

آپ نے کئی تفریحی مقامات کا سفر کیا ہوگا۔ پسندیدہ تفریحی مقام کے بارے میں ایک ولوگ (Vlog) تیار کیجیے۔

پکّا ارادہ

زندگی اسی وقت کامیاب ہوتی ہے جب ارادے مضبوط ہوں، جس شخص کے ارادے جتنے زیادہ پکّے ہوں اتنی ہی اس کی زندگی کامیاب ہوتی ہے۔ آئیے، ایسی ہی ایک بہادر خاتون کا تجرباتی نوٹ پڑھیں۔

میں ارونما سنہا۔ آپ سے زندگی کے تجربات ساجھا کرنا چاہتی ہوں۔ ۱۱؍ اپریل ۲۰۱۱ء کی رات شدید گرمی تھی۔ میں لکھنؤ سے دہلی جا رہی تھی، ٹرین میں کچھ بدمعاشوں نے میری سونے کی چین (Gold Chain) چھین لینے کی کوشش کی۔ میں نے انھیں روکنا چاہا تو انھوں نے مجھے چلتی ٹرین سے باہر پھینک دیا۔ دوسری طرف سے آتی ہوئی ٹرین سے ٹکرا کر میں پٹری پر گر پڑی۔ جب ہوش آیا تو میں نے خود کو بری حالت میں پایا۔ میرا ایک پیر گھٹنے سے نیچے تک کٹ چکا

تھا اور دوسرا پیر بھی بری طرح زخمی تھا۔

میں پوری رات مدد کے لیے چلاّتی رہی، لیکن کوئی نہ آیا۔ آخرکار، صبح ہونے پر کچھ لوگوں نے مجھے اسپتال پہنچا دیا۔وہاں ڈاکٹروں نے کہا کہ مصنوعی ٹانگوں کی مدد سے چلنے میں مجھے تین سے چار سال لگ سکتے ہیں۔

میری زندگی کا وہ لمحہ بہت ہی دردناک تھا۔ علاج کے دوران میں نے ٹی وی پر یوراج سنگھ کا انٹرویو دیکھا، جو کینسر سے لڑ کر مکمل طور پر صحت یاب ہو چکے تھے۔ ان کی کہانی نے مجھے بے حد متاثر کیا۔ ان کی ہمّت نے مجھے سکھایا کہ زندگی میں کبھی ہار نہیں ماننی چاہیے۔ اسی لمحے میں نے فیصلہ کر لیا کہ میں اپنی زندگی میں کچھ ایسا کارنامہ انجام دوں گی، جو دنیا کے لیے ایک مثال ہوگی ۔

میں نے ماؤنٹ ایورسٹ (Mount Everest) سر کرنے کا عزم کیا۔ میں نے بچندری پال سے رابطہ کیا جو ایورسٹ سر کرنے والی پہلی ہندوستانی خاتون تھیں۔ ان سے میں نے اپنی خواہش کا اظہار کیا۔ انھوں نے میری ہمّت کو سراہا اور میری بھرپور مدد کی۔ میں نے اپنی معذوری کو اپنی طاقت بنائی اور مصنوعی ٹانگوں کے ساتھ زندگی گزارنے کا ہنر سیکھا۔

۲۱/مئی ۲۰۱۳ء کا دن میری زندگی کا سب سے اہم دن تھا۔ صبح دس بج کر پچپن منٹ پر میں نے دنیا کی سب سے اونچی چوٹی، ماؤنٹ ایورسٹ کو سر کرلیا۔

تعلیمی سرگرمیاں

تجرباتی نوٹ غور سے پڑھیے اور سوالوں کے جواب لکھیے۔

- بدمعاشوں نے ارنما سنہا کو چلتی ریل گاڑی سے کیوں باہر پھینکا؟
- ارنما کی خواہش کیسے پوری ہوئی؟
- یواراج سنگھ کی زندگی نے ارنما سنہا کی زندگی کو کیسے متاثر کیا؟

آپ کی زندگی میں بھی کئی تجربات ہوں گے۔ اشاروں کی مدد سے ایک تجرباتی نوٹ تیار کیجیے۔

تجرباتی نوٹ تیار کرتے وقت ان باتوں کا لحاظ رکھیں۔

زندگی کے اہم واقعات یا تجربات، جذباتی انداز، وضاحت اور ترتیب، مناسب زبان

ارنما سنہا کے تجرباتی نوٹ آپ نے پڑھا ہے نا؟اشاروں کی مدد سے ایک سوانحی نوٹ تیار کیجیے۔

پیدائش	:	۲۰/ جولائی ۱۹۸۹ء
پیشہ	:	والی بال کھلاڑی
شہرت	:	ماؤنٹ ایورسٹ سر کیا
اعزاز	:	پدم شری

بہادر خواتین کو پہچانیے اور انٹرنیٹ کی مدد سے معلومات حاصل کر کے نوٹ تیار کیجیے۔

سنیتا ولیمس

کلپنا چاؤلا

عبارت پڑھ کر سوالات تیار کیجیے۔

میں ارونما سنہا۔ آپ سے زندگی کے تجربات ساجھا کرنا چاہتی ہوں۔ ۱۱/ اپریل ۲۰۱۱ء کی رات شدید گرمی تھی۔ میں لکھنؤ سے دہلی جا رہی تھی، ٹرین میں کچھ بدمعاشوں نے میری سونے کی چین (Gold Chain) چھین لینے کی کوشش کی۔ میں نے انھیں روکنا چاہا تو انھوں نے مجھے چلتی ٹرین سے باہر پھینک دیا۔ دوسری طرف سے آتی ہوئی ٹرین سے ٹکرا کر میں پٹری پر گر پڑی۔

(اشارے: کون، کیا، کہاں، کیسے، کیوں)

پڑھیں سمجھیں

⇦ میں نے ٹی وی پر یوراج سنگھ کا انٹرویو دیکھا، **جو** کینسر سے لڑ کر مکمل طور پر صحت یاب ہو چکے تھے۔

⇦ میں اپنی زندگی میں کچھ ایسا کارنامہ انجام دوں گی، **جو** دنیا کے لیے ایک مثال ہوگی۔

⇦ میں نے بچندری پال سے رابطہ کیا **جو** ایورسٹ سر کرنے والی پہلی ہندوستانی خاتون تھیں۔

فرہنگ

invention	കണ്ടുപിടിത്തം	ایجاد
to go on foot	നടന്നു പോവുക	پیدل جانا
around	ചുറ്റും	ارد گرد
to review	അവലോകനം ചെയ്യുക	جائزہ لینا
consciousness	അവബോധം	شعور
increase, addition	വികാസം, വർദ്ധനവ്, കൂട്ടിച്ചേർക്കൽ	اضافہ
wheel	ചക്രം	پہیّا
ship	കപ്പൽ	جہاز
steam engine	ആവി എഞ്ചിൻ	بھاپ کا انجن
heavy	ഭാരിച്ച	بھاری بھرکم
sources	മാർഗ്ഗങ്ങൾ, മാധ്യമം	ذرائع
continuously	നിരന്തരം	مسلسل
sunlight	വെയിൽ	دھوپ
searching	അന്വേഷണം	جستجو
missing, lost	നഷ്ടപ്പെട്ട	گم کردہ
nest	പക്ഷിക്കൂട്	آشیاں
candle	മെഴുകുതിരി	شمع
missing	നഷ്ടപ്പെട്ട	گم گشتہ
extinction	അണയൽ	بجھنا
life, entity	ജീവിതം, അസ്തിത്വം	ہستی
beauty, glamour	അഴക്, ശോഭ	رونق
stare	തുറിച്ച് നോക്കുക	گھورنا
heavenly maiden	സ്വർഗസുന്ദരി	حور
to scatter	ചിതറുക	بکھرنا
spark of fire	തീപ്പൊരി	شرارہ
helpless	നിസ്സഹായൻ	بے کس

speed	വേഗത	رفتار
accommodation	താമസസ്ഥലം	قیام گاہ
attractive	ആകർഷകമായ	پرکشش
museum	മ്യൂസിയം	عجائب گھر
manuscript	കൈയെഴുത്തുപ്രതികൾ	مخطوطات
equipment	സാധന സാമഗ്രികൾ	ساز و سامان
painting	ചിത്ര രചന	مصّوری
carving	കൊത്തുപണി	سنگ تراشی
rare	അപൂർവ്വം	نایاب
exhibition	പ്രദർശനം	نمائش
happy	ആനന്ദിപ്പിക്കുക	مسرور کرنا
deadly disease	മാരകമായ രോഗം	مہلک مرض
sharing experiences	അനുഭവങ്ങൾ പങ്കുവെക്കുക	تجربات ساجھا کرنا
intense heat	കടുത്ത ചൂട്	شدید گرمی
to snatch	തട്ടിപ്പറിക്കുക	چھیننا
tracks	റെയിൽ പാളങ്ങൾ	پٹری
consciousness	ബോധം	ہوش
the knee	കാൽ മുട്ട്	گھٹنے
to transfer	മാറ്റുക	منتقل کرنا
prosthetic leg	കൃത്രിമ കാൽ	مصنوعی ٹانگ
get well	സുഖം പ്രാപിക്കുക	صحت یاب
to affect	സ്വാധീനിക്കുക	متاثر کرنا
contact	ബന്ധപ്പെടുക	رابطہ
appreciation	അഭിനന്ദനം	سراہا
disability	വൈകല്യം	معذوری
climbing everest	എവറസ്റ്റ് കയറുക	ایورسٹ سر کرنا
determine	നിശ്ചയിക്കുക	عزم کرنا

بچّے کی دعا

لب پہ آتی ہے دعا بن کے تمنّا میری
زندگی شمع کی صورت ہو خدایا میری
دور دنیا کا میرے دم سے اندھیرا ہو جائے
ہر جگہ میرے چمکنے سے اجالا ہو جائے
ہو میرے دم سے یوں ہی میرے وطن کی زینت
جس طرح پھول سے ہوتی ہے چمن کی زینت
زندگی ہو میری پروانے کی صورت یا رب
علم کی شمع سے ہو مجھ کو محبت یا رب
ہو میرا کام غریبوں کی حمایت کرنا
دردمندوں سے ضعیفوں سے محبت کرنا
میرے اللہ بُرائی سے بچانا مجھ کو
نیک جو راہ ہو اس رہ پہ چلانا مجھ کو

علاّمہ محمد اقبالؔ

کیرلا

ہند کی انگشتری کا ہے نگینہ کیرلا
ہے کئی اشیائے نادر کا خزینہ کیرلا

خوشۂ فلفل کا ہر دانہ ہے ہیرے کی کنی
ہر گدا محتاج جس کا جس پہ شیدا ہر غنی

کیا حسین رنگوں کی آمیزش ہے کاجو میں عیاں
کوئی اجلا کوئی پیلا اور کوئی ارغواں

ناریل کے پیڑ صف باندھے کھڑے ہیں اس طرح
عید گاہوں میں ہوں صف بستہ نمازی جس طرح

رودِبھارت کوثر و تسنیم سے کم تر نہیں
رود گنگا آلوا کی نہر سے بڑھ کر نہیں

تم کہو کشمیر کو فردوس بر روئے زمین
میں کہوں ہے کیرلا فردوس سے بڑھ کر کہیں

جو کوئی آتا ہے سرورؔ کیرلا میں ایک بار
وہ بھلا سکتا نہیں اس کی فضائے خوش گوار

ایس۔ایم سرورؔ

بھارت کا آئین

(حصہ، چہارم (A))

بنیادی فرائض:

51-A بھارت کے ہر شہری کا یہ فرض ہو گا کہ وہ

۱) آئین پر کاربند رہے اور اس کے نصب العین اور اداروں، قومی پرچم اور قومی ترانے کا احترام کرے۔

۲) ان اعلیٰ مقاصد کو عزیز رکھے اور ان کی تقلید کرے جو آزادی کی تحریک میں قوم کی رہنمائی کرتے رہے ہیں۔

۳) بھارت کے اقتدار اعلیٰ، اتحاد اور سالمیت کو محکم بنیادوں پر استوار کر کے ان کا تحفظ کرے۔

۴) ملک کی حفاظت کرے اور جب ضرورت پڑے، قومی خدمت انجام دے۔

۵) مذہبی، لسانی اور علاقائی و طبقاتی تفرقات سے قطع نظر بھارت کے عوام کے مابین یک جہتی اور عام بھائی چارے کے جذبے کو فروغ دے نیز ایسی حرکات سے باز رہے جن سے خواتین کے وقار کو نہیں پہنچتی ہو۔

۶) ملک کی ملی جلی ثقافت کی قدر کرے اور اسے برقرار رکھے۔

۷) قدرتی ماحول کو جس میں جنگلات جھیلیں، دریا اور جنگلی جانور شامل ہیں محفوظ رکھے، بہتر بنائے اور جانداروں کے تئیں محبت وشفقت کا جذبہ رکھے۔

۸) دانشورانہ رویے سے کام لے کر انسان دوستی اور تحقیقی و اصلاحی شعور کو فروغ دے۔

۹) قومی جائداد کا تحفظ کرے اور تشدد سے گریز کرے۔

۱۰) تمام انفرادی اور اجتماعی شعبوں کی بہتر کارکردگی کے لیے کوشاں رہے اور متواتر ترقی سے کامیابی کی منازل طے کرنے میں سرگرم عمل رہے۔

۱۱) جو والدین یا سرپرست ہیں ان کا فرض ہے کہ وہ بچوں کو جن کی عمر چھ سال اور چودہ سال کے درمیان ہے، تعلیم کے مواقع فراہم کریں۔

بچوں کے حقوق

- ✶ گفتگو کرنے اور اپنے خیالات کو ظاہر کرنے کی آزادی کا حق۔
- ✶ جان اور شخصی آزادی کی حفاظت کا حق۔
- ✶ لاپرواہی اور غفلت سے بچنے کا حق۔
- ✶ اپنی تہذیب کو جاننے اور اس کے مطابق زندگی گزارنے کی آزادی کا حق۔
- ✶ ذات پات، مذہب، طبقہ،رنگ کے خیالات سے قطع نظر ہر ایک سے عزت و احترام پانے کا حق۔
- ✶ دماغی جسمانی اور جنسی ایذا رسانی سے تحفظ اور احتیاط برتنے کا حق۔
- ✶ بچہّ مزدوری اور خطر ناک کام کاج سے چھٹکارا پانے کا حق۔
- ✶ مفت اور لازمی تعلیم حاصل کرنے کا حق۔
- ✶ وجود اور مکمل نشو و نما کا حق۔
- ✶ حصہ داری کا حق۔
- ✶ بچپن کی شادی سے حفاظت کا حق۔
- ✶ کھیلنے اور پڑھنے کا حق۔
- ✶ ایسے خاندان وسماجی ماحول میں پرورش پانے کا حق جس میں پیارومحبت وحفاظت ہو۔

چند اہم ذمہ داریاں

- ✶ اسکول اور عام انتظامات وغیرہ کی حفاظت کرنا
- ✶ اسکول اور تعلیمی سر گرمیوں میں پابندی سے حصہ لینا۔
- ✶ اسکول کے حکام، اساتذہ، والدین اور اپنے ہم جماعتوں کی عزت و احترام کرنا اور انھیں ماننا۔
- ✶ ذات پات، مذہب، طبقہ، رنگ کے خیالات سے قطع نظر دوسروں کی عزت و احترام کرنے اور انھیں ماننے کے لیے تیار ہونا۔

پتہ

کیرلا سمستھانہ بالاوکاشہ شمرکشنہ کمیشن

'سری گنیش' ٹی سی 2023/14 وان روس جنکشن،

کیرلا یونی ورسٹی (PO)، ترونتاپورم، 0471-2326603

ای۔میل : rtecpcr@kerala.gov.in, childrights.cpcr@kerala.gov.in

ویب سائٹ: www.kescpcr.kerala.gov.in

چیلڈ ہیلپ لائن : 1098 کرائم اسٹوپر: 1090 نربھیہ: 18004251400

کیرلا پولیس ہیلپ لائن: 0471-324300/44000/45000

Online R.T.E Monitoring : www.nireekshana.org.in